سلسلۂ اشاعت نمبر ۲۷

# حقوق والدین

## قرآن وحدیث کی روشنی میں

از

حضور خطیب البراہین حضرت علامہ مفتی صوفی
محمد نظام الدین صاحب قبلہ قادری، برکاتی، رضوی
خلیفۂ حضور احسن العلماء علیہ الرحمہ مارہرہ شریف

**ناشر**

دارالقلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر (یوپی) پن نمبر 272125

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.......... **حقوق والدین** (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
مصنف.......... حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ محدث بستوی
باہتمام.......... شہزادۂ حضور خطیب البراہین حبیب العلماء حضرت علامہ مولانا الحاج محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رضوی مصباحی (سربراہ اعلیٰ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی
ترتیب.......... مفتی شکیل الرحمٰن نظامی استاذ جامعہ حنفیہ بستی
پروف ریڈنگ.......... مولانا اقبال احمد صاحب علیمی
کتابت.......... امتیاز احمد نظامی
ناشر.......... دارالقلم نظامی مارکیٹ لہرولی بازار ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)
کمپوزنگ.......... برکاتی کمپیوٹر سینٹر، نظامی مارکیٹ لہرولی بازار
سن اشاعت باردوم.......... ۱۴۳۳ھ - ۲۰۱۲ء
صفحات.......... 80
قیمت..........

**ملنے کے پتے**

(۱) مکتبہ نظامیہ حبیبیہ، لہرولی بازار، سنت کبیر نگر 9919949368
(۲) مکتبہ برکاتیہ نظامیہ، اگیا، ضلع سنت کبیر نگر (یوپی)
(۳) ڈاکٹر محمد شفیق نظامی نور کلینک، شاپ نمبر 1970/1 عائشہ کمپاؤنڈ
نئے گاؤں بھیونڈی (مہاراشٹر) 09823999190
(۴) مولانا خورشید احمد نظامی ۶۷ کیلاش مارگ جھابوا، ایم، پی
Mob.No.09425944281

# مشمولات



www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

# دارالقلم تعارف سرگرمیاں

مسلم معاشرے کے اصلاح فکر واعتقاد کی خاطر اور نوجوان قلم کاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے علما ومشائخ کے مشورے پر شہزادہ خطیب البراہین حضرت علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ نے ۲۰۰۰ء میں دارالقلم قائم کیا۔ اور ایک مکتبہ بنام ”مکتبہ نظامیہ حبیبیہ“ قائم فرمایا جس سے مختلف موضوعات پر درسی وغیر درسی کتابیں حاصل کر کے طالبان علوم اسلامیہ مستفیض ومستنیر ہو رہے ہیں، جس سے دیگر علماء اہل سنت کی تصنیفات کے ساتھ ساتھ حضور خطیب البراہین صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ **فالحمد للہ علیٰ ذالک** اس کے ذریعہ اب تک تقریباً دو درجن کتابیں شائع ہو کر مقبول انام ہو چکی ہیں۔

**سہ ماہی پیام نظامی:** جنوری ۲۰۰۵ء سے ایک مستقل رسالہ سہ ماہی پیام نظامی اپنی ظاہری ومعنوی خوبیوں سے آراستہ وپیراستہ ہو کر مسلسل نکل رہا ہے جس کے معیاری مضامین کو پسند کرتے ہوئے ارباب علم ودانش اپنی مخلصانہ دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں۔ امام علم وفن حضرت علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم اہل سنت نور الحق چرہ محمد پور فیض آباد اپنے تاثرات میں فرماتے ہیں۔

”اتفاق سے آج سہ ماہی پیام نظامی جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء کے شمارے کو پڑھنے کا موقع ملا اور اس کے ٹائیٹل پیج سے لے کر لاسٹ پیج تک میں نے اسے پڑھا ہی نہیں بلکہ چاٹ لیا ہے اور چاٹا ہی نہیں بلکہ اس کے حرف حرف کا ہم مطالعہ کیا اور محسوس کیا کہ شروع سے آخر تک کسی بھی مقام پر کوئی ایسا جملہ نہیں ملا جس کو میرا دل نہ پاس کرے، ہندوستان کا کوئی ایسا رسالہ نہیں ہے جو میرے پاس نہ آتا ہو، آج کل لوگ مضمون سے زیادہ مضمون نگار خود کو پیش کرتے ہیں، مضمون کیا ہے اسے چھوڑیئے دیکھیے کہ ہم کیسے ہیں، اس کے برخلاف ہندوستان کے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



دوسرے رسالوں میں یہ خوبی نہیں ہے، یہ خوبی یقیناً مضمون نگار ہی کی نہیں ہے بلکہ جس کی ادارت میں یہ رسالہ نکل رہا ہے یعنی عالی جناب مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی صاحب ان کے قلم کی اصلاح کا بھی اثر رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں اور آپ کی خدمات میں برکتیں عطا فرمائے۔

**تحریری انعامی مقابلہ: دارالقلم** کے زیر اہتمام ہر سال ”**تحریری انعامی مقابلہ برائے طلبہ مدارس**“ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس کے اغراض ومقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) طلبہ مدارس میں تحریری بیداری پیدا کرنا (۲) انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ تحریر کی طرف وہ راغب ہو سکیں (۳) مدارس کے اندر کہنہ مشق قلم کار، ادیب اور صحافی بننے کی ترغیب دینا (۴) طلبہ میں تحریر کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرنا (۵) مستقبل میں ان کے ذریعہ عصری اسلوب میں جدید موضوعات پر مذہبی لٹریچر فراہم کرنے کی تلقین کرنا۔ الحمد للہ ہر سال مدارس عربیہ کے طلبہ کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں اور پروگرام کے اختتام پر مقابلہ میں شریک سبھی طلبہ کو گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

**حضور خطیب البراہین کی وہ تصانیف جو شائع ہو چکی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔**

(۱) داڑھی کی اہمیت (۲) کھانے پینے کا اسلامی طریقہ (۳) برکات مسواک (۴) اختیارات امام النبیین (۵) فلسفہ قربانی (۶) برکات روزہ (۷) حقوق والدین (۸) فضائل مدینہ (۹) فضائل تلاوت قرآن مبین (۱۰) فضائل درود (۱۱) خطبات خطیب البراہین

**حضور خطیب البراہین کی شخصیت پر شائع ہونے والی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔**

(۱) دو عظیم شخصیتیں (۲) خطیب البراہین ایک منفرد المثال شخصیت (۳) آئینہ محدث بستوی (۴) خطیب البراہین اپنے خطبات کے آئینے میں (۵) خطیب البراہین آئینہ اشعار میں (۶) محدث بستوی سنت رسول کے آئینے میں (۷) خطیب البراہین کی محدثانہ بصیرت (۸) محدث بستوی نمبر (نوری نکات بستی) (۹) خطیب البراہین نمبر (روزنامہ راشٹریہ سہارا گورکھپور)

**تصانیف حبیب العلما:** (۱) فاتح امرڈوبھا (۲) تذکرۂ خلیل وذبیح (۳) اوصاف المحبین (۴) قبر نبی سے نورانی ہاتھ کا ظہور (۵) پیغام بیداری (۶) تذکرۂ امام النبیین ضیائے حبیب سال نامہ میگزین۔ مزید درجنوں کتابیں بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہیں۔

# شرف انتساب

رحمت وانوار کی بارش ہوان تمام وفا شعاران اولاد اسلام پر جو از سیدنا آدم علیہ السلام تا ایں دم اپنے معبود حقیقی کے اعلان ”وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا“ (پارہ ۱/سورۂ بقرہ ع ۹) (اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو) پر پورے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ عمل پیرا ہے.......... اور انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دربار حبیب الرحمٰن ﷺ کے اس ارشاد کو مشعل راہ رکھا (کہ جب بھی ماں باپ کو دیکھو پیار سے دیکھو) قَالَ مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلیٰ وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ نَظْرَۃ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً“ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی اولاد اگر اپنے والدین کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھے تو ہر نگاہ کے بدلے میں اللہ جل شانہٗ اس کے لیے ایک حج مقبول کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ پتہ چلا ؎

نہیں ہے اور کوئی دوسری راہ
ہدایت ہے نبی کی پیروی میں

یکے از سیارگان بارگاہ والدین کریمین

**محمد حبیب الرحمٰن رضوی**

سربراہ اعلیٰ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار پوسٹ ہٹوا ضلع سنت کبیر نگر

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



# تقریظ جلیل

حجۃ العلم فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد قدرت اللہ رضوی صاحب قبلہ
شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

**الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سید الاولین والاٰخرین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین.**

اس دور پُرفتن میں جب کہ اولاد کا یہ حال ہے کہ وہ والدین سے بے تعلق ہوتے جارہے ہیں ارشاد ربانی ہے ” وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا “اور ” وَلَا تَقُلْ لَھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْ ھُمَا “اور ” وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ “ کو یکسر فراموش کر کے والدین کے ساتھ بدسلوکی اور بدتمیزی پر آمادہ نظر آتے ہیں، ایسے ماحول میں شدید ضرورت تھی کہ حقوق والدین پر ایک ایسی جامع کتاب قوم کے سامنے پیش کی جائے جس میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں حقوق والدین کی وضاحت ہو، ان کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت وتکریم کے دنیوی اور اخروی فوائد واقعات کی روشنی میں پیش کر کے والدین کی خدمت اور ان کی تعظیم وتکریم کا شوق اور جذبہ بیدار کیا جائے اور والدین کی توہین اور ان کی ایذا رسانی کے دنیوی اور اخروی نقصانات سے اولاد کو روشناس کرایا جائے تا کہ وہ والدین کی ایذا رسانی اور ان کی توہین کرنے سے باز آ کر سچی توبہ کر کے والدین کو راضی کریں اور ان کے حقوق کی پامالی سے باز آ کر ان کے حقوق ادا کر کے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو سنواریں اور اللہ

جل جلالہٗ اوراس کے پیارے حبیب پاک ﷺ کی رضا وخوشنودی حاصل کریں۔اللہ تعالیٰ بھلا کرے حبیب العلماء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رضوی کا جنھوں نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اپنے والدگرامی خطیب البراہین پیرطریقت حضرت علامہ صوفی شاہ محمد نظام الدین صاحب قبلہ رضوی نوری (خلیفۂ حضوراحسن العلماء علیہ الرحمہ ) کا رسالۂ مبارکہ ’’حقوق والدین‘‘ نئی شان وشوکت کے ساتھ قوم کے سامنے پیش کر کے ایک عظیم خدمت دین کی ہے۔اس کتاب کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔لیکن اتنا تو کہنا ہی پڑے گا کہ اس کتاب کا ہر ہر مضمون دلائل وبراہین سے جکڑا ہوا ہے۔اس سلسلہ میں دلدوز واقعات اور سبق آموز حکایات کے ذریعہ مضمون کو اتنا مؤثر بنا دیا گیا ہے کہ ’’از دل خیزد بردل ریزد‘‘ کا واضح نمونہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔یعنی ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

قوم کے نوجوانوں سے گزارش ہے کہ اس مبارک کتاب کو بار بار پڑھیں اور اس کے احکام اور ہدایات پرعمل پیرا ہوکر دین ودنیا کے خیرات وبرکات سے مالا مال ہوں۔

رب کریم خطیب البراہین دامت برکاتہم العالیہ کو صحت وعافیت تامہ کے ساتھ عمر طویل عطا فرما کران کے سایۂ عاطفت کو عقیدت مندوں کے سروں پر دراز فرمائے اور حبیب العلماء کو ان کا مشن آگے بڑھانے میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار فرمائے اور جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللّٰہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیھم اجمعین

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



# پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ الْکَرِیْمِ

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا‘‘ ( سورۂ عنکبوت آیت ۸)

اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اگر وہ زندہ ہیں تو ان کی خدمت کریں اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کے احباب کے ساتھ حسن سلوک کریں،ان کے لیے دعائے صحت کریں اور اگر وہ وصال کر گیے ہیں تو ان کے نام ایصال ثواب کریں،ان کی قبروں پر حاضری دیں اور اگر ان کے ذمہ قرض رہ گیا ہو تو قرض ادا کریں،ان کے لیے دعائے استغفار کریں۔

ان کی نافرمانی کرنے والوں پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں۔

اللہ کے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کا ستانے والا ملعون ہے،جو بندہ اپنے ماں باپ کے لیے دعا نہیں کرتا اس کی نفلی نماز مقبول نہیں۔

یہاں تک کہ سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت تک کے لیے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے اور سنت رسول کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العٰلمین

**شکیل الرحمٰن نظامی مصباحی بن اکرام الدین نوری**

مقام اگیا پوسٹ چھاتا ضلع سنت کبیرنگر (یوپی)

استاذ جامعہ حنفیہ رحمت گنج بستی (یوپی)

# عرض حال ابن خطیب البراہین

بحمدہٖ تعالیٰ دیگر موضوعات کے ساتھ حقوق والدین سے متعلق والد بزرگوار صاحب قبلہ کے قرآن واحادیث واقوال بزرگاں نیز سچے تاریخی واقعات سے مبرہن بیانات مسلسل ہوتے رہے اور اسے گاہے بگاہے حیطۂ تحریر میں بھی لاتے رہے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب آپ نے غالباً ۱۹۶۲ء میں تحریر فرمایا تھا، جسے کچھ حذف واضافہ کے ساتھ عزیز القدر عزیزی مفتی شکیل الرحمٰن سلمہٗ المنان نظامی نے ترتیب دے کر ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۰۰۴ء میں وطن مالوف موضع اگیا پوسٹ چھاتا دارالعلوم غوثیہ رضویہ میں قائم کردہ ''مکتبہ برکاتیہ نظامیہ'' سے شائع کیا تھا، جسے ارباب عقیدت نے ہاتھوں ہاتھ لے لیا، شائع شدہ ایڈیشن ختم ہونے پر قارئین کا شوق مطالعہ اور بڑھا، چنانچہ قارئین کے اصرار پیہم پر رسالہ ہٰذا کو دوبارہ ترتیب جدید کے ساتھ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار کے ''دارالقلم'' سے شائع کیا جارہا ہے۔

# خود احتسابی کا مثبت پہلو

یہ حقیقت ہے ''چوں از دل خیزد بر دل ریزد'' یعنی بندۂ مومن جب پابند قانون ہوکر کچھ کہتا یا لکھتا ہے تو اس کا اثر دلوں میں اترتا چلا جاتا ہے جیسا کہ رب کریم نے ارشاد فرمایا ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ '' ( پارہ ۲۸ سورۂ صف ع ۱ )

ترجمہ:۔اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے کیسی سخت ناپسندیدہ ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو۔

بحمدہٖ تعالیٰ والد بزرگوار کی شخصیت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائے گی میں اپنے معاصرین میں ضرب المثل گزری ہے، جو آپ کہتے یا لکھتے بحمدہٖ تعالیٰ اس پر عمل پیرا ہوتے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی تقریر وتحریر دلوں میں اترتی چلی جاتی، اپنے والدین کے ساتھ آپ انتہائی خلوص وللّٰہیت

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



کے ساتھ حسن سلوک پیش کرتے رہے۔

داداجان ( مرحوم نصیب اللہ علیہ الرحمہ ) تو راقم الحروف کے سن شعور سے پہلے ہی انتقال فرماچکے تھے ( رب کریم انھیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔اٰمین )لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت صوفی صاحب قبلہ اپنے والدگرامی قبلہ کی خدمت میں ہمہ دم لگے رہتے، راقم الحروف نے اپنے سن شعور کے زمانہ میں آپ کو اپنے چچا کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ ارشاد فرمایا کرتے کہ قدر ومنزلت ادب واحترام میں چچا بھی مثل باپ کے ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے چچا مرحوم محمد حنیف علیہ الرحمہ کی خدمت ،ادب واحترام باپ جیسا ہی رکھتے، مجھے آج بھی یاد ہے اگیا پوکھرے پر مرحوم عبدالسبحان کی چائے کی دوکان تھی، آپ دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا سے جمعرات کو مکان تشریف لاتے ،عبدالسبحان چائے والے کے یہاں ایک چٹائی خرید کر رکھ دیا تھا اور عبدالسبحان چائے والے سے بول دیئے تھے کہ ہمارے چچا جب بھی آپ کی دوکان پر آئیں تو انھیں اس چٹائی پر بیٹھائیں اور جو بھی چائے، بسکٹ وغیرہ مانگیں انھیں کھلاتے رہیں، ہفتہ میں آکر پیسہ ادا کرتا رہوں گا، چنانچہ اس پر آپ کا عمل اپنے چچا کے تاحین حیات قائم رہا۔

آپ کی والدہ ماجدہ ( محترمہ ریمونہ خاتون علیہا الرحمہ ) کو رب کریم نے بہت طویل عمر عطا فرمائی تھی عرصہ تک ہم لوگوں نے آپ کو اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا، جب دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سے گھر آتے ،سب سے پہلے پھل فروٹ اور میٹھائیوں کے ساتھ ماں کی خدمت میں حاضر ہوتے پہونچتے ہی سلام کرتے اور قدم بوسی فرماتے اور انھیں میٹھائیاں وپھل فروٹ کھلاتے اور دعائیں لیتے ہوئے اپنے کمرے میں جاتے، ہرطرح اپنی ماں کی دل جوئی میں لگے رہتے، ان کے کپڑے وبستر ، چادر اور تکیہ کے غلاف کو دیکھتے کہیں گندہ تو نہیں ہوگیا ہے، انھیں صاف ستھرا رکھنے کی گھر والوں کو تاکید فرماتے ،سونے کے وقت خود اپنے ہاتھوں میں تیل لے کر اپنی والدہ ماجدہ کے سر پہ رکھتے ،ہم لوگ دوڑ پڑتے کہ ہم لوگوں کے

ہوتے ہوئے آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں، ارشاد فرماتے کہ تم لوگ تو خدمت کرتے رہتے ہو، یہ میری ماں ہیں میرا بھی تو کچھ حق ہے مجھے بھی موقع دو، محلّہ کی عورتیں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت ادب و احترام کو دیکھ کر آپس میں کہتی رہتیں کہ اولاد ہو تو حضرت صوفی صاحب جیسی ہو، آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی خدمت سے اس قدر خوش رہتیں کہ آپ کے غائبانہ میں بھی آپ کو برابر اپنی پُر خلوص دعاؤں سے نوازتی رہتیں اور آپ کے آمد کی منتظر رہتیں اور آپ بھی اپنی ماں سے دعاؤں کے لیے کہتے رہتے۔

مجھے آج بھی یاد ہے کہ دادی محترمہ ایک دن فرمانے لگیں کہ ہمارے مولانا بابو کو جس وقت سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی خلافت عطا فرمائی گئی تو بابو گھر آئے اور مجھ سے تنہائی میں کہنے لگے کہ اماں! اپنے بزرگوں نے مجھے خلافت کی ذمہ داری عطا فرمائی ہے آپ اس کے لیے دعا فرمائیں کہ رب کریم اس عطا فرمودہ ذمہ داری کو بحسن و خوبی انجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور نماز پنج گانہ خصوصیت کے ساتھ نماز تہجد میں یہ بھی دعا کریں کہ فقیر سے جو لوگ بیعت حاصل کریں رب کریم اپنے کرم اور بزرگوں کے صدقے میں انھیں بے حساب و کتاب بخش دے، چنانچہ ایک مرتبہ دادی محترمہ بہت خوش تھیں مجھ سے فرمانے لگیں کہ جب سے مولانا بابو نے مریدین کی دعا کے لیے کہا ہے برابر ان کے بخشش کی دعائیں بارگاہ ایزدی میں کرتی رہتی ہوں، ایک بار بہت خوش تھیں مجھ سے فرمانے لگیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا بابو کی طرح تم بھی ہوگے۔

۱۹۹۰ء میں والد بزرگوار کے زیارت حرمین کی بات جب آئی تو آپ انتہائی تشویش میں تھے کہ ماں کو چھوڑ کر میں کیسے حج کو جاؤں، چنانچہ آپ کے تردد کے پیش نظر یہ پلان بنا کہ کہ والدہ ماجدہ کو بھی ہمراہ لے چلیں، والدہ ماجدہ کی رفاقت پر آپ بہت خوش ہوئے، مگر چوں کہ آپ کی والدہ ماجدہ کے جسم میں فقط ہڈی رہ گئی تھی وہ انتہائی کمزور تھیں، سوال پیدا ہوا کہ کوئی ایسا ہو جوان کو ٹکاتے ہوئے لے کر چلے، بفضلہٖ تعالیٰ راقم الحروف کو اس خدمت کے لیے نامزد کیا گیا، چنانچہ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



ہم تین پشتوں کا یہ مختصر قافلہ زیارت حرمین شریفین کے لیے روانہ ہوا، بحمدہٖ تعالیٰ اس کمزوری میں بھی دادی محترمہ نماز تہجد کے بعد قرآن پاک کا سات آٹھ پارہ بعدہٗ دلائل الخیرات شریف پڑھا کرتی تھیں، چوں کہ قرآن پاک ہمراہ نہ لے جاسکے تھے، اس لیے مکہ مکرمہ پہونچتے ہی بہت فکرمند ہوئیں، والد گرامی قبلہ نے اپنی والدہ ماجدہ کی تشویش و تردد کو دیکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم بازار مکہ سے جا کر کسی کتب خانے سے قرآن پاک لا کر والدہ ماجدہ کو دے دو، چنانچہ راقم الحروف فوراً بازار مکہ کے کتب خانے سے قرآن پاک لا کر دادی محترمہ کی خدمت میں پیش کر دیا، وہ باوضو ہو کر تلاوت قرآن پاک کے لیے تیار بیٹھیں تھیں۔ راقم الحروف نے جس وقت قرآن پاک کو دادی محترمہ کی خدمت میں پیش کیا تو بہت خوش ہوئیں اور دعائیں دیتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول ہوگئیں، یہ رب کریم کا بے انتہا کرم ہے جو اس نے پاک دیار میں پارسا و نیک بخت دادی محترمہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ باعمل والد بزرگوار کی خدمت کا بھی موقع عنایت فرمایا۔ **فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک**

## حقوق

یہ حق کی جمع ہے۔ اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو بندوں پر رب کریم نے تین طرح کے حقوق رکھے ہیں۔ ایک اپنا حق جسے حقوق اللہ کہا جاتا ہے۔ دوسرے انسان کا حق اپنی ذات کے ساتھ جسے حقوق نفس کہا جاتا ہے۔ تیسرے ایک انسان کا حق دوسرے انسان پر جسے حقوق العباد کہا جاتا ہے۔

## حقوق اللہ

احکام شرع کی پابندی یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ و دیگر عبادات کی وقت پر ادائے گی ''حقوق اللہ'' سے متعلق ہے۔

# حقوق نفس

خود اپنی ذات کے حقوق کو ملحوظ رکھنا تزکیۂ نفس و درستگئ اخلاق کی طرف متوجہ رہنا حقوق نفس سے متعلق ہے، جیسا کہ سید ابرار واخیار ﷺ نے ارشاد فرمایا" عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاعَبْدَ اللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرُ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّھَارَوَتَقُوْمُ اللَّیْلَ ؟قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ،قَالَ فَلَا تَفْعَلُ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ،فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِرُوْحِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا .(بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۷۸۳)

ترجمہ:۔حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے عبداللہ! مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ تم ہمیشہ دن کو روزے رکھتے ہو اور راتوں کو قیام کرتے ہو؟ (حضرت عبداللہ نے کہا) میں نے عرض کیا ہاں! یارسول اللہ یہی بات ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے روز چھوڑ دو، قیام کرو اور سویا بھی کرو کیوں کہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری روح کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے۔

# حقوق العباد

حقوق العباد میں ماں، باپ کے حقوق کی ادائے گی بہت ہی اہم ہے، رب کریم نے سورۂ لقمان میں اس کی یوں اہمیت بیان فرمائی ہے "اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرِ" (سورۂ لقمان آیت ۱۴ /ع ۲)

ترجمہ:۔میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر بجالاؤ، آخر میرے ہی پاس آنا ہے۔

اور سورۂ بنی اسرائیل میں رب کریم نے ماں باپ کے ادب واحترام کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا " فَلَا تَقُلْ لَھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ جَنَاحَ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا" (پارہ ۱۵ سورۂ نبی اسرائیل ع ۳)

ترجمہ:۔تو ان سے اف نہ کہنا (یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی ہے) اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا (اور حسن وادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا۔

مسئلہ:۔ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام وخادم آقا سے کرتا ہے) اور ان کے لیے عاجزی واطاعت کا بازو محبت ونرم دلی سے بچھا دو اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا انھوں نے بچپنے میں مجھے (شفقت و پیار سے) پالا۔

جس کی شاعر نے یوں ترجمانی کی ہے ؎

خدا کے بعد بھیجو شکر تم ماں باپ کا لوگو
زباں سے اف نہ کرنا لاکھ ہو ان سے گلہ لوگو
جھڑک کر تم نہ باتیں ان بزرگوں سے کبھی کہنا
ہمیشہ با ادب رہنا نہ ان کو تم دکھی کرنا
جھکا دو اپنا بازوئے اطاعت سامنے ان کے
سراپا ہو محبت ہی محبت سامنے ان کے
دعا مانگو کہ ان پر رحم فرما تو خداوندا
انھوں نے جس طرح بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا

# ناک مٹی میں ملے

مسلم شریف میں ہے کہ سرکار ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا "رَغِمَ اَنْفُہٗ، رَغِمَ اَنْفُہٗ، رَغِمَ اَنْفُہٗ" اس کی ناک مٹی میں ملے، وہ ذلیل ہو وہ خوار ورسوا ہو، صحابۂ کرام نے حیرت سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آخر وہ ذلیل وخوار انسان کون ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا " مَنْ

اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ " (مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۳۱۴/باب بر الوالدین ومشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۸/فصل اول باب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ یہ وہ شخص ہے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا.......................اس حدیث پاک کی شاعر نے یوں ترجمانی کی ہے ۔

اک دن رسول پاک نے اصحاب میں یہ لفظ
دہرایا تین بار کہ ناک اس کی کٹ گئی
اصحاب نے کہا کہ وہ بدبخت کون ہے ؟
توقیر جس کی حضرت باری میں گھٹ گئی ؟
ارشاد یہ ہوا کہ وہ فرزند ناخلف
گھر جس کے جنت آئی اور آکر پلٹ گئی
ماں باپ کا بڑھاپے میں جس کو نہ ہو خیال
اس بدنصیب بیٹے کی قسمت الٹ گئی

## معلم کائنات نے رضاعی ماں کے لیے اپنی چادر بچھادی

حدیث پاک کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں ہے "وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ الْغَنَوِیِّ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِذْ اَقْبَلَتْ اِمْرَاَۃٌ فَبَسَطَ النَّبِیُّ ﷺ رِدَاءَ ہٗ حَتّٰی قَعَدَتْ عَلَیْہِ فَلَمَّا ذَھَبَتْ قِیْلَ ھٰذِہٖ اَرْضَعَتِ النَّبِیَّ ﷺ "(رواہ ابوداؤد ،مشکوٰۃ شریف باب المحرمات الفصل الثانی صفحہ ۲۷۴)

**شرح حدیث:**۔حضرت ابوطفیل غنوی سے روایت ہے(آپ کا نام عامر بن واثلہ ہے،کنیت ابوطفیل،آٹھ سال حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہے،۱۰۲ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا، (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) روئے زمین پر آپ ہی آخری صحابی ہیں جن کی وفات پر صحابیت

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



ختم ہوئی (مرقات) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ ان کی تمام جنگوں میں رہے)

آپ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بی بی صاحبہ آئیں نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر بچھادی حتیٰ کہ وہ اس پر بیٹھ گئیں (حضور ﷺ کا یہ عمل اظہار احترام واظہار مسرت کے لیے تھا، اس سے معلوم ہوا کہ انسان خواہ کتنا ہی عظمت والا ہو مگر اپنے مربی کا احترام کرے، دیکھو یہ وہ آستانہ ہے جہاں سید الملائکہ حضرت جبریل امین خادمانہ شان سے حاضری دیتے ہیں، مگر ان بی بی صاحبہ کے لیے چادر شریف بچھائی گئی، اس میں امت کو تعلیم ہے کہ جب دودھ پلانے والی دائی کا یہ ادب واحترام ہے تو سگی ماں کا ادب واحترام کیسا چاہیے) تو جب وہ چلی گئیں تو کہا گیا کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا ہے۔

یہ واقعہ خاص جنگ حنین کے دن کا ہے کہ حضور ﷺ اس جنگ سے فارغ ہوئے تھے، جماعت صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں، حضور انور ﷺ ان کے لیے کھڑے ہوگیے اور جو چادر شریف اوڑھے ہوئے تھے ان کے لیے بچھادی جب تک آپ تشریف فرما رہیں کسی اور سے کلام نہ فرمایا ان ہی کی طرف متوجہ رہے، جب آپ واپس ہوئیں تو بہت ہدایا تحفے عطا فرمائے اور انھیں کچھ دور مشایعت کے طور پر پہونچانے تشریف لے گیے، پھر خود حضور نبی کریم ﷺ نے یا کسی صحابی نے حاضرین سے فرمایا کہ حضور کی دائی جناب حلیمہ ہیں جنھوں نے حضور کو دودھ پلایا ہے۔ یہ پورا واقعہ "مواہب لدنیہ" میں مطالعہ فرمایئے، کچھ صاحب مرقات نے بھی یہاں ہی بیان فرمایا۔

آج کے نوجوان یہ حدیثیں پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہ ہم لوگ سگی ماں کا بھی ادب واحترام نہیں کرتے۔ العیاذ باللہ

## رحمت عالم ﷺ رو پڑے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے ایک صاحب اپنا مقدمہ لے کر رسول کریم ﷺ کی عدالت میں حاضر ہوئے اور یہ استغاثہ پیش کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں صاحب

مال بھی ہوں اور صاحب اہل وعیال بھی، میرے ماں باپ میرا سب مال لے لینا چاہتے ہیں (تو ہم اور ہمارے بال بچے کیا کھائیں گے، ہمارا گزر کیسے ہوگا؟) سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا '' اُدْعُهُ لِيَهْ '' اپنے ماں باپ کو میری بارگاہ میں لاؤ، جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا تمہارا یہ بیٹا کہتا ہے کہ تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو؟ (یہ کیا معاملہ ہے؟)

'' فَقَالَ!سَلْهُ هَلْ هُوَ اِلاَّ عَمَّاتُهُ اَوْ قَرَابَاتُهُ اَوْ مَااُنْفِقُهُ عَلىٰ نَفْسِىْ وَعَيَالِىْ؟ ''

انھوں نے عرض کیا، یارسول اللہ!اس سے پوچھ لیجیے کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، اس کی پھوپھیوں یا دوسرے قرابت داروں پر خرچ کرتا ہوں یا اس سے اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ چلاتا ہوں؟ اتنے میں طائر سدرہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! یہ بڑے میاں اپنے دل میں کچھ اشعار بھی مرتب کر کے لائے ہیں جن کو ابھی ان کے کانوں نے بھی نہیں سنا ہے، یہ وحی پا کر حضور سید عالم ﷺ نے ان سے فرمایا تم نے اپنے دل میں جو اشعار کہے ہیں وہ مجھے سناؤ'' فَقَالَ لاَ يَزَالُ يَزِيْدُنَا اللّٰهُ تَعَالىٰ بِكَ بَصِيْرَةً وَّيَقِيْنًا '' بڑے میاں عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! ہمیشہ آپ کے معجزات سے اللہ تعالیٰ ہمارے دل کا نوریقین بڑھاتا رہتا ہے۔ پھر یہ اشعار سنائے ؂

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْداً وَّمُنْتُكَ يَافِعاً
تُعَلُّ بِمَا اَجْنِىْ عَلَيْكَ وَتُنْهَلُ

ترجمہ:۔(اے بیٹے) جب سے تو پیدا ہوا تیرے لیے غذا فراہم کی اور تیرے باشعور ہونے تک تیرے نان ونفقہ کا بار اٹھایا تو برابر میری کمائی سے مستفید ہوتا رہا اور پروان چڑھتا رہا۔

اِذَا لَيْلَةٌ ضَافَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ اَبِتْ
لِسُقْمِكَ اِلاَّ سَاهِراً أَتَمَلْمَلُ

ترجمہ:۔جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر آتی تو میں تیری ناسازی وبیماری کے باعث رات بھر جاگ جاگ کر بڑی بے چینی وبے قراری سے صبح کرتا۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



تَخَافُ الرَّدىٰ نَفْسِىْ عَلَيْكَ وَاِنَّهَا
لِتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُّوَكَّلُ

ترجمہ:۔میرا جی تیرے موت کے اندیشے سے ڈرتا رہتا حالاں کہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ ؂

موت کا ایک دن مقرر ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

كَاَنِّىْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِىْ
طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِىْ فَعَيْنِىْ تَهْمَلُ

ترجمہ:۔میری آنکھیں اس طرح زاروقطار رورو کر آنسو بہاتیں کہ جیسے وہ بیماری جو رات میں تجھے ہوئی تھی تجھے نہیں بلکہ مجھے ہوئی تھی۔

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِىْ
اِلَيْهَا مَدىٰ مَافِيْكَ كُنْتُ اُؤَمِّلُ

ترجمہ:۔میں نے تجھے اتنی شفقت اور پیار کے ساتھ دکھ اٹھا اٹھا کر پالا، پوسا اور جب تو پروان چڑھا اور عمر کی اس منزل کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہوکر تو میرے کام آئے گا۔

جَعَلْتَ جَزَائِىْ غِلْظَةً وَّفَظَاظَةً
كَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

ترجمہ:۔تو اس کے بدلے میں تو میرے ساتھ سختی اور بدخلقی سے پیش آیا گویا میرے اوپر تیرا ہی فضل واحسان ہے۔

فَلَيْتَكَ اِذْا لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِىْ
فَعَلْتَ كَمَا الْجَارُ الْمُجَاوِرُ يَفْعَلُ

ترجمہ:۔اے کاش! جب تونے حق پدری کا لحاظ نہ کیا تو کم ازکم وہی سلوک کرتا جو ہمسایہ کرتا ہے۔

وَاَوْ لَیْتَنِیْ حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَکُنْ
عَلَیَّ بِمَالِیْ دُوْنَ مَالِکَ تَبْخَلُ

ترجمہ:۔تونے مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور مجھ پر اس مال کو خرچ کرنے میں بخیلی نہ کرتا جو اصل میں تیرا نہیں میرا ہی ہے۔

بوڑھے کے یہ درد بھرے اشعار سن کر حضور رحمت عالم ﷺ رو پڑے اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا" فَاذْهَبْ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَ بِیْکَ[1] "

ترجمہ:۔جا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

جب انسان کا گوشت، پوست، جان اور مال ومتاع سب کچھ اس کے ماں باپ کا ہے تو اس جان و مال سے وہ ماں باپ کی جو بھی خدمت کرے گا وہ حقیقت میں انھیں کی چیز سے انھیں کی خدمت ہوگی، اس نے اپنی طرف سے کیا کیا جسے ان محسنوں کے احسانات کا بدلہ قرار دیا جائے؟ تو معلم حکمت ﷺ کے اس فرمان سے یہ امر بخوبی عیاں ہوجاتا ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

آں که تنت پارۂ از جان اوست
قطرۂ از چشمۂ حیوان اوست
خدمت او کن که بجائے رسی
برگ دہش تا بنوائے رسی

# فرمانبرداری والدین کی حیرت انگیز داستان

حضرت شیخ عبدالرحمٰن صفوری علیہ رحمۃ الباری اپنی تصنیف لطیف "نزہۃ المجالس" باب

[1] (نصب الرایہ احادیث الھدایہ جلدسوم صفحہ ۳۳۷،طبع مجلس علمی پاکستان بحوالہ ابن ماجہ جلداول صفحہ ۱۶۷ ایضاً نصب الرایہ جلدسوم باب الوطء الذی یوجب الحد صفحہ ۳۳۸ بحوالۂ معجم صغیر طبرانی ودلائل النبوۃ ،بیہقی ،فتح القدیر جلدپنجم صفحہ ۳۷ بحوالہ جات مذکورہ ،فتاویٰ رضویہ جلد ھفتم صفحہ ۳۹۵/۳۹۴ بحوالہ عظمت والدین صفحہ ۲۰ تا۶۳)

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



برالوالدین جلداول صفحہ ۲۴۲،۴۳ پر تحریر فرماتے ہیں " کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ صَالِحٌ لَهٗ وَلَدٌ صَالِحٌ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِوَلَدِهٖ لاَ تَحْلَفُ بِاللّٰهِ کَاذِبًا وَلاَ صَادِقًا فَلَمَّا مَاتَ تَسَامَعَ بِهٖ النَّاسُ فَسَاقَ اِلَیْهِ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَقُوْلُ لَهٗ لِیْ عِنْدَاَبِیْکَ کَذَاوَکَذَا مِنَ الْمَالِ ؟ فَیَدْفَعُهٗ اِلَیْهِ حَتّٰی اِفْتَقَرَ فَخَرَجَ بِزَوْجَتِهٖ وَوَلَدَیْهِ اِلَی الْبَحْرِ فَانْکَسَرَتْ بِهِمِ السَّفِیْنَةُ فَصَارَ کُلٌّ وَاحِدٍ عَلٰی لَوْحٍ فَوَقَعَ الرَّجُلُ فِیْ جَزِیْرَةٍ فَنَادَاهُ مُنَادِیًا اَیُّهَا الرَّجُلُ الْبَارُّ بِوَالِدَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ لَکَ کَنُزُوَهُوَ فِیْ مَوْضِعٍ کَذَا فَکَشَفَ عَنْهُ فَوَجَدَهٗ فَسَاقَ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَعْضَ النَّاسِ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِمْ فَتَسَامَعَ النَّاسُ بِهٖ فَقَصَدُوْهُ وَصَارَتِ الْجَزِیْرَةُ بَلَداً وَصَارَ الرَّجُلُ کَبِیْرَهَا فَسَمِعَ وَلَدُهُ الْاَکْبَرُ بِحُسْنِ سِیْرَتِهٖ فَقَصَدَهٗ فَقَرَّبَهٗ وَلَمْ یَعْرِفْهُ ثُمَّ سَمِعَ وَلَدُهُ الْاٰخِرُ فَقَصَدَهٗ وَقَرَّبَهٗ اَیْضًا ثُمَّ سَمِعَ زَوْجُ اِمْرَأتِهٖ الَّذِیْ صَارَتِ الزَّوْجَةُ اِلَیْهِ فَتَوَجَّهَ بِهَا اِلَیْهِ فَلَمَّا قَرُبَ مِنَ الْجَزِیْرَةِ تَرَکَ الْمَرْأَةُ فِی الْمَرْکَبِ وَدَخَلَ عَلَیْهِ وَمَعَهٗ هَدِیَّةٌ فَقَرَّبَهٗ وَقَالَ لَهٗ نَمْ عِنْدَنَا اللَّیْلَةَ فَقَالَ تَرَکْتُ اِمْرَأَتِیْ فِی الْمَرْکَبِ وَعَاهَدْتُّهَا لاَاَکِلُ اَمْرَهَا اِلٰی غَیْرِیْ فَقَالَ اَنَا اُرْسِلُ لَهَا رَجُلَیْنِ یَحْرِسَانِهَاهٰذِهٖ اللَّیْلَةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهَا قَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخِرِ قَدْ اَمَرْنَا الْمَلِکُ اَنْ نَحْفُظَ هٰذِهٖ الْمَرْأَةَ وَنَخَافُ مِنَ النَّوْمِ فَاذْکُرْلِیْ وَاَنَا اَذْکُرُلَکَ مَارَأَیْنَا مِنَ الْاَخْبَارِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا کَانَ لِیْ اَخٌ اِسْمُهٗ کَاِسْمُکَ فَرَکَبَ وَالِدُنَا فِی الْبَحْرِ مِنْ بَلَدٍ کَذَا فَانْکَسَرَتِ السَّفِیْنَةُ وَفَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَنَا فَلَمَّا سَمِعَ کَلاَمَهٗ قَالَ کَیْفَ کَانَ اِسْمُ وَالِدَکَ؟ قَالَ فَلاَنٌ قَالَ وَاُمُّکَ قَالَ فَلاَ نَةٌ فَتَرَامِّیْ عَلَیْهِ وَقَالَ اَنْتَ اَخِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ وَالْاُمُّ تَسْمَعُ کَلاَمَهُمَا فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ جَاءَ الرَّجُلُ مِنْ عِنْدِالْمَلِکِ فَوَجَدَهَا فِیْ هَمٍّ عَظِیْمٍ فَغَضَبَ وَرَجَعَ اِلَی الْمَلِکِ وَاَخْبَرَهٗ بِذَالِکَ فَاَمَرَ بِاِحْضَارِهِمَا وَاِحْضَارِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ لَهَا اَیَّتُهَا الْمَرْأَةُ مَاالَّذِیْ رَأَیْتِ مِنْ هٰذَیْنِ

**فَقَالَتُ اَيُّهَا الْمَلِكُ دَعُهُمَا يَذُكُرَانِ كِلَامَهُمَا الْبَارِحَةَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَوَثَبَ الْمَلِكُ عَنُ سَرِيُرِهٖ وَقَالَ اَنُتُمَا وَاللّٰهِ وَلَدِيُ وَقَالَتِ الْمَرُأَةُ وَاللّٰهِ اَنَا اُمُّهَا وَهُوَ عَلٰى جَمُعِهِمُ اِذَا يَشَاءُ قَدِيُرٌ فَسُبُحَانَ مَنُ فَرَّقَهُمُ وَجَمَعَهُمُ "**

ترجمہ:۔ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھا، اس کا ایک صالح بیٹا تھا، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی" **لَا تَحُلَفُ بِاللّٰهِ كَاذِبًا وَلَا صَادِقًا** " خدا کی قسم کبھی نہ کھانا نہ جھوٹی اور نہ سچی، جب وہ مر گیا اور لوگوں کو اس کی وصیت کا حال معلوم ہوا تو بنی اسرائیل کے بہت سے لوگ لڑکے کے پاس آئے اور ان میں سے ہر شخص یہ کہنے لگا" **لِيُ عِنُدَ اَبِيُكَ كَذَا وَكَذَا؟** کہ تیرے باپ کے ذمہ میرا اتنا اتنا قرض تھا، وہ ہر ایک کو اس کے کہنے کے مطابق رقم دیتا رہا "**حَتّٰى اِفُتَقَرَ**" یہاں تک کہ وہ بے چارہ مفلس ہو گیا (اور جب اس صالح لڑکے کے پاس ایک کوڑی بھی باقی نہ رہی) **فَخَرَجَ بِزَوُجَتِهٖ وَوَلَدَيُهِ اِلَى الْبَحُرِ**" تو اس نے اپنی بیوی اور دو بچوں کو ساتھ لے کر اپنا وطن چھوڑ دیا اور کشتی میں سوار ہو کر دریا کا سفر کرنے لگا، عجیب اتفاق ہوا کہ کشتی ٹوٹ گئی اور یہ چاروں ستم رسیدہ علیحدہ علیحدہ تختوں پر بہنے لگے، باد مخالف نے ہر ایک کو دوسری سمت میں پھینک دیا، یہ ستم رسیدہ شخص جس نے لوگوں کے ظلم سے تنگ آ کر اپنا گھر بار چھوڑ دیا تھا ایک ایسے جزیرہ میں جا پہونچا جہاں دور تک کسی آدمی کا پتہ نہ تھا، یہ حیران تھا کہ کیا کرے، اتنے میں غیب سے یہ ندا آئی "**اَيُّهَا الرَّجُلُ الْبَارُّ بِوَالِدَيُهِ**" کہ اے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والے! تم فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے خزانہ نکال لو، یہ وہاں پہونچا تو اسے واقعی اس جگہ سے خزانہ مل گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے کچھ آدمیوں کو کہیں سے وہاں بھیج دیا "**فَاَحُسَنَ اِلَيُهِمُ** " تو اس صالح نوجوان نے ان کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا، اس کے اس اچھے سلوک کی خبر دور دور تک پھیل گئی اور اس کی مہمان نوازی و غرباء پروری کی شہرت دور دور تک ہو گئی، اس کی وجہ سے اطراف و جوانب کے لوگ اس کے پاس آنے لگے اور وہیں بستے گیے "**وَصَارَتِ الْجَزِيُرَةُ بَلَداً**" یہاں تک کہ وہ جزیرہ ایک شہر ہو گیا "**وَصَارَ الرَّجُلُ كَبِيُرَهَا**"

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



اور یہ شخص اس جزیرے کا حاکم بن گیا، شان الٰہی کہ جیسے اور لوگ اس کی خبریں سن سن کر اس کے پاس آتے تھے، ایسے ہی اس کا بڑا لڑکا بھی اس کی فیاضی کی خبر سن کر یہاں کے لیے روانہ ہو گیا، یہاں پہونچ کر حاکم جزیرہ سے ملاقات کی، حاکم نے اس کی بھی قدر و منزلت اور بڑی خدمت کی "**فَقَرَّبَهٗ وَلَمُ يَعُرِفُهٗ** " اور اسے اپنے خاص لوگوں میں شامل کر لیا مگر ان سب کے باوجود ایک دوسرے سے ناواقف اور اپنے رشتے سے بے خبر رہے" **ثُمَّ سَمِعَ وَلَدُهُ الْاٰخِرُ فَقَصَدَهٗ وَقَرَّبَهٗ اَيُضًا** " اسی طرح اس کے دوسرے لڑکے کو خبر ملی، وہ بھی حاضر خدمت ہو کر اپنے بڑے بھائی کی طرح شرف خدمت سے بہرہ ور ہوا مگر ابھی تک اس کا حال دوسرے سے پوشیدہ رہا۔

حاکم جزیرہ کی بیوی ایک تختہ پر بہتے ہوئے کسی دوسرے جزیرہ میں پہونچ گئی تھی، اسے ایک شخص نے اپنے گھر میں رکھ لیا تھا، جب اس شخص کو بھی حاکم جزیرہ کی سخاوت و فیاضی کا علم ہوا تو وہ بھی اس عورت کو ساتھ لے کر اس کی طرف چل پڑا، جب جزیرہ کے قریب پہونچا تو عورت کو کشتی ہی میں چھوڑ دیا اور کچھ تحفے تحائف کے ساتھ حاکم جزیرہ کے پاس پہونچا، حاکم نے اس کی بھی خاطر و مدارت کے بعد کہا کہ "**نَمُ عِنُدَنَا اللَّيُلَةَ**" رات ہمارے پاس گزارو، اس نے بتایا کہ میں ایک عورت کو کشتی میں چھوڑ آیا ہوں، حاکم نے کہا کہ اس کی حفاظت و صیانت کے لیے وہاں دو آدمیوں کو بھیج دیتا ہوں، پھر انھیں دونوں بھائیوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور پوری رات اس کشتی کی حفاظت کرتے رہو" **فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيُهَا قَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخِرِ قَدُ اَمَرَنَا الْمَلِكُ اَنُ نَحُفَظَ هٰذِهِ الْمَرُأَةَ وَنَخَافُ مِنَ النَّوُمِ فَاذُكُرُلِيُ وَاَنَا اَذُكُرُلَكَ مَارَأَيُنَا مِنَ الْاَخُبَارِ** " جب وہ دونوں کشتی کے پاس پہونچے تو آپس میں صلاح کرنے لگے کہ ہمیں اس عورت کی حفاظت کے لیے بھیجا گیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں نیند آ جائے، آؤ آپس میں کچھ باتیں کریں اور آج تک زمانہ کے حالات سے جس کو جو کچھ معلوم ہو بیان کرے تا کہ رات بسر ہو اور نیند نہ آئے۔

ایک نے پہلے اپنی ہی درد بھری سرگزشت سنانا شروع کردیا کہ ہم دو بھائی تھے، دوسرے بھائی کا یہی نام تھا جو تمہارا ہے، ہمارے والد ہمیں لے کر مع والدہ ماجدہ دریا کا سفر کرنے لگے، مشیت ایزدی کشتی ٹوٹ گئی اور ہم سب ایک دوسرے سے الگ الگ ہوگیے، خدا جانے کون کہاں پہونچا ہے، جب دوسرے نے یہ قصہ سنا تو پوچھا تمہارے باپ کا کیا نام تھا؟ اس نے بتایا کہ فلاں نام ہے! پوچھا اور تمہاری ماں کا کیا نام ہے؟ اس نے ماں کا نام بھی بتادیا، یہ سن کر اسے تاب نہ رہی اور روتے ہوئے دوڑ کر اس سے لپٹ گیا اور بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگا ''اَنْتَ اَخِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ'' رب کعبہ کی قسم! تو تو میرا بھائی ہے، وہ عورت جو کشتی میں بیٹھی تھی اور وہ درحقیقت ان کی ماں تھی، دونوں کی باتیں سن رہی تھی، جب صبح ہوئی اور وہ شخص کشتی پر آیا تو عورت کو نہایت غمگین پایا، یہ دیکھ کر اسے شک ہوا کہ شاید ان دونوں پہرے داروں نے کوئی شرارت کی ہے، اس لیے وہ غصہ میں الٹے پاؤں پھر حاکم کے پاس پہونچا اور شکایت کی، حاکم نے دونوں پہرے داروں کو بلایا اور ساتھ ہی اس عورت کو بھی طلب کیا، عورت سے پوچھا کہ بتاؤ تم کو ان سے کیا شکایت ہے؟ وہ بولی! جناب ان دونوں سے کہیے کہ یہ رات میں جو قصہ سنا رہے تھے پھر دہرائیں! چنانچہ انھوں نے وہی قصہ پھر سنایا، حاکم جزیرہ نے سنا تو بے اختیار اپنے تخت سے اٹھا اور دونوں کو چھاتی سے لگا کر کہنے لگا ''اَنْتُمَا وَاللّٰہِ وَلَدِیْ'' خدا کی قسم تم دونوں میرے بیٹے ہو، ادھر عورت بھی بے اختیار پکار اٹھی ''وَاللّٰہِ اَنَا اُمُّھُمَا'' اور میں خدا کی قسم ان دونوں کی ماں ہوں۔

## سبق ملا

یہ ہے خدا کی قدرت کہ خدمت والدین کی برکت سے ایک گدائے بے نوا کو عظیم فرماں روا بنادیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک اور ان کی فرماں برداری کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے اور فرمانبرداری والدین سے اولاد کی دنیا بھی بن جاتی اور دین بھی سنور جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت کے بعد راحت بھی حاصل ہوتی ہے اور مصیبت کے وقت صبر کرنے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



والے کو بڑا اجر ملتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خدائے پاک بڑی حکمتوں اور قدرتوں کا مالک ہے وہ بچھڑوں کو ملادینے پر بھی قادر ہے اور جس طرح یہاں اس نے منتشر افراد کو بحسن وخوبی ایک جگہ جمع فرمادیا اسی طرح قیامت کے دن تمام منتشر افراد اور اجزا کو وہ جمع فرمادے گا جیسا کہ ارشاد ہے ''اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا'' (پارہ ۲ سورۂ بقرہ ع ۲)

ترجمہ:۔تم جہاں کہیں رہو گے وہ سب کو یکجا فرمادے گا۔

دعا ہے کہ رب کریم انھیں بارگاہ کے مقبولین کے صدقے میں ہمیں بھی خدمت والدین جذبۂ اخلاص سے کرتے رہنے کی توفیق خیر عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین

**بارگاہ والدین کریمین کاخادم**

محمد حبیب الرحمٰن رضوی

خادم التدریس دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ پوسٹ چایئکلاں ضلع سنت کبیرنگر (یوپی)

سربراہ اعلیٰ جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار، ہٹوا ضلع سنت کبیرنگر (یوپی)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدَہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرَہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡم

# حقوق والدین قرآن وحدیث کی روشنی میں

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر شعبہ کے لیے ایک مکمل و بے مثال دستور اور ضابطہ عطا کیا ہے، ساتھ ہی ساتھ ایک دوسرے انسان پر کیا کیا حقوق عائد ہوتے ہیں اسلام نے ان کی بھی تشریح کی ہے، انھیں حقوق میں وہ حقوق بھی ہیں جو حقوق والدین کہلاتے ہیں اور اولاد پر بحثیت اولاد عائد ہوتے ہیں، چنانچہ ان حقوق کی ادائے گی کی تائید اور اس کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے قرآن میں آٹھ مقام پر اس کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اور ان آٹھوں مقام پر والدین کے حقوق یعنی ان کے ساتھ حسن سلوک ان کا ادب واحترام اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد دیا، جس سے والدین کے حقوق کی اہمیت کا اندازہ بآسانی ہوجاتا ہے وہ مقام مندرجہ ذیل ہیں:

**وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا** ”(پارہ ۱۵/سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳/ع ۲)

اورتمہارے رب نے حکم دیا کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت مت کرو اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اس آیت کے ابتدائی حصہ میں پہلے تو مطلقاً یہ حکم دیا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس میں عمر وغیرہ کی کوئی قید نہ لگائی گئی لیکن بڑھاپے اور بزرگی میں چوں کہ والدین خدمت اور حسن سلوک کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں اس لیے اسی آیت کریمہ میں آگے چل کر اس کی طرف بندوں کو متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

**” اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرُ اَحَدُھُمَا اَوۡ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنۡھَرۡ**

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



**ھُمَا وَقُلۡ لَّھُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا وَاخۡفِضۡ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا فِیۡ نُفُوۡسِکُمۡ اِنۡ تَکُوۡنُوۡا صٰلِحِیۡنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلۡاَوَّابِیۡنَ غَفُوۡرًا** ”(پارہ ۱۵/سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳/۲۴/۲۵/ع ۳)

تمہاری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان کے سامنے ”ہوں“ تک نہ کرو اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان کے ساتھ خوب ادب سے بات کرنا ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور دعا کرتے رہنا کہ میرے پروردگار ان دونوں پر اپنی رحمتیں نازل فرما جیسا کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی کیوں کہ تمہارا رب تمہارے دلوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے اگر تم سعادت مند بنے تو وہ توبہ کرنے والوں کی خطا معاف فرمادیتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ خالق کائنات نے کتنے دلکش اور حسین پیرایہ میں اپنے بندوں کو والدین کے ساتھ حسن سلوک ان کی خدمت وان کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا اور انھیں جھڑکنے، ان کے سامنے ترش روئی کے ساتھ پیش آنے سے منع فرمایا:

**” لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا** ”(پارہ ۱/سورۂ بقرہ آیت ۸۳/ع ۱۰)

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے یہ وعدہ لیا تھا کہ وہ غیر اللہ کی پوجا نہیں کریں گے اور یہ کہ وہ لوگ والدین کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئیں گے۔

**وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا** ”(پارہ ۵/سورۂ نساء آیت ۳۶/ع ۶)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

**قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَاحَرَّمَ رَبُّکُمۡ عَلَیۡکُمۡ اَلَّا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا** “

(پارہ۸/سورۂ انعام آیت ۱۵۲/ع۱۹)

ترجمہ:۔تم فرماؤ! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ہے یہ کہ تم اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

مذکورہ بالا آیتوں میں اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو شرک کرنے سے منع فرمایا اور اس کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بھی حکم دیا، قرآن حکیم کے اس حکیمانہ انداز بیان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ والدین کی حکم عدولی اور ان کے ساتھ ناروا سلوک اور ان کی بے ادبی یہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے، یہی وجہ ہے کہ سرور کائناتﷺ نے اسے کبیرہ گناہ فرمایا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

**”اَلْکَبَائِرُ اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتَلَ النَّفْسُ“ (بخاری شریف جلد اوّل ص/۳۶۲/مسلم ج/۱/ص/۶۲/نسائی ج/۲/ص ۱۶۴)**

کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا۔

اللہ رب العزت نے حسن سلوک کے متعلق ارشاد فرمایا:

**وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا“(پارہ/۲۰ سورۂ عنکبوت آیت ۸/ع۱۳)**

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

**وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا“(پارہ/۲۶ سورۂ احقاف آیت ۱۵/ع ۲)**

اور ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اعلیٰ برتاؤ کریں۔

**قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی“(پارہ/۲ سورۂ بقرہ آیت ۲۱۵/ع۲۶)**

اے نبی فرما دو! جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو وہ والدین، رشتہ داروں اور یتیموں کے لیے۔

مذکورہ بالا آیت میں خالق کائنات نے والدین کی ذات پر خرچ کرنے کو سب پر مقدم فرمایا۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



# اولاد کے مال کے مالک والدین ہوتے ہیں

پیارے آقا مدنی تاجدار حضور اکرمﷺ نے مختلف مواقع پر والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت گزاری نیز ان کی اطاعت و فرمانبرداری کو والدین کا حق قرار دیا حتی کہ آپﷺ نے اولاد کی کمائی اور ان کے مال کا بھی مالک و حقدار والدین ہی کو قرار دیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی بارگاہ میں ایک شخص آیا اور اپنے باپ کی شکایت کرتے ہوئے کہنے لگا کہ وہ جب چاہتے ہیں میرا مال لے لیتے ہیں، آپ نے فوراً اس کے والد کو بلوایا، چنانچہ اس کا باپ جو ایک نحیف و ناتواں آدمی تھا، لاٹھی کے سہارے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس بزرگ شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ سچ ہے کہ تم اپنے بیٹے کے مال میں سے جب چاہتے ہو کچھ مال لے لیتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ یارسول اللہﷺ! ایک زمانہ تھا کہ جب یہ کمزور اور بے بس تھا اور مجھ میں طاقت تھی، میں مالدار تھا اور یہ خالی ہاتھ، تو میں نے کبھی اس کو اپنی چیزیں لینے سے نہ روکا آج جبکہ میں کمزور ہوں اور یہ تندرست و توانا ہے میں خالی ہاتھ ہوں اور یہ مالدار ہے تو اب مجھ سے اپنا مال بچاتا ہے، رحمت عالمﷺ یہ بات سن کر آبدیدہ ہو گیے اور اس کے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

**اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ“**

یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

ایک اور موقع پر جب کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے اپنے باپ کی شکایت کی کہ میرا باپ میرے مال میں سے کچھ لے لیتا ہے، تو آپ نے اس وقت فرمایا تھا کہ اے شخص! کیا تو نہیں جانتا ”اِنَّکَ وَمَالُکَ مِنْ کَسَبِ أَبِیْکَ“ یعنی تو اور تیرا مال تیرے والد کا کمایا ہوا ہے۔

اس حدیث شریف کو مسند ابویعلیٰ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے سنن ابن ماجہ نے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی اس طرح روایت کی ہے ایک شخص حضور رحمت عالمﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرا باپ میرے مال کا

محتاج ہے،تو آپ نے اس وقت اس شخص کو والدین کے حقوق پر متنبہ کرتے ہوئے فرمایا:

**اِنَّکَ وَمَالَکَ لِاَبِیْکَ اِنَّ اَوْلاَ دَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسَبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ اَمْوَالِکُمْ**

تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے تمہاری اولاد تمہاری اعلیٰ کسب ہیں ان کے مال و دولت سے تم لے سکتے ہو؟

حضور رحمت دو عالم ﷺ کے ان ارشادات طیبہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اولاد کے مال کے حق دار والدین بھی ہیں لہٰذا اپنی کمائی کو اپنے والدین سے نہ چھپایا جائے بلکہ دل کھول کر ان کی ضروریات پوری کی جائیں تاکہ بڑھاپے کی حالت میں انھیں یہ احساس نہ ہونے پائے کہ ہماری اولاد آج جب کمانے لگی تو ہم سے اپنی کمائی چھپا رہی ہے۔

## والدین کی اطاعت وفرمانبردای اوراس پرانعامات

اب تک جو کچھ بیان ہوا وہ والدین کے حقوق کے تعلق سے تھا اب وہ فرحت انگیز خوش خبریاں اور بشارتیں ملاحظہ فرمائیں جو والدین کے ساتھ حسن سلوک پر پیارے آقا ﷺ نے اپنی پیاری امت کو سنائی ہیں:

## پروردگار کی خوشنودی

ترمذی شریف میں ہے:

**عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَضِیَ اللّٰہُ فِیْ رَضیٰ الْوَالِدِ وَسَخَطُ اللّٰہُ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ ''(ترمذی جلداول/ص/۱۲/فتاویٰ رضویہ ج/۹ ص/۵۸)**

مشکوٰۃ شریف صفحہ۴۱۹/میں اللہ کی جگہ الرب ہے۔

ایک دوسری حدیث پاک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



**طَاعَةُ اللّٰہِ طَاعَةُ الْوَالِدِ مَعْصِیَةُ اللّٰہِ مَعْصِیَةُ الْوَالِدِ ''( فتاویٰ رضویه جلد نهم صفحه۵۸ بحوالۂ طبرانی)**

باپ کی اطاعت وفرمانبرداری اللہ رب العزت کی اطاعت وفرمانبرداری ہے اور باپ کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

## حج کا ثواب

مشکوٰۃ شریف صفحہ۴۲۱/میں ہے:

**عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلیٰ وَالِدَیْہِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلاَّ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ رواہ البیهقی فی شعب الایمان.**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والی اولاد اگر اپنے والدین کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھے تو ہر نگاہ کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک حج مقبول کا ثواب لکھ دیتا ہے، صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر چہ کوئی شخص ہر روز سو مرتبہ اپنے والدین کو دیکھے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور اطیب (یعنی اس کی قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کچھ دینے سے عاجز کہا جائے۔)

## جنت کی خوش خبری

مشکوٰہ شریف میں ہے:

**عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ جَاهِمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلیٰ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُو وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِیْرُکَ فَقَالَ هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ! قَالَ اَلْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا ''(مشکوة شریف صفحه ۴۲۱)**

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں، ارشاد فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں! فرمایا تو اس کی خدمت کر بیشک جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔

شرح الحقوق میں بحوالہ طبرانی ہے:

**عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ اُرِيْدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اُمُّكَ حَيَّةٌ ؟قُلْتُ نَعَمْ!قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْزِمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ ''(شرح الحقوق لطرق العقوق ص/ ۳۹/ بحوالۂ طبرانی )**

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہاری والدہ باحیات ہیں، حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے کہا ہاں! تب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کی خدمت کرو وہیں جنت ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے:

**عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً وَمَنْ اَصْبَحَ عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ اَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ اِنْ كَانَ وَاحِداً فَوَاحِداً قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَا؟قَالَ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ ''(مشكوٰة صفحه ۴۲۱)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لیے اپنے ماں باپ کے بارے میں مطیع ہو تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ اور جو اپنے والدین کے متعلق اللہ کا نافرمان ہو اس کے لیے آگ کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اگر ایک ہو تو ایک دروازہ، ایک شخص نے عرض کیا

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



اگر چہ وہ ظلم کریں؟ فرمایا اگر چہ ظلم کریں اگر چہ ظلم کریں اگر چہ ظلم کریں۔

ابن ماجہ میں ہے:

**عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاحَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ''(ابن ماجه ص/ ۲۶۰/مشكوٰة ص/ ۴۲۱)**

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں (یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے)

## باپ جنت کا دروازہ ہے

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ ''(مشكوٰة شريف صفحه ۴۲۰/باب البر والصله)**

باپ جنت کے دروازوں میں سے سب سے اچھا دروازہ ہے اگر تم چاہو اس دروازہ کی حفاظت کرو (خدمت کرکے) اور اگر چاہو اسے ضائع کر دو۔

## ماں کے قدم اور باپ کی پیشانی کا بوسہ جنت کی دہلیز چومنے کے مساوی ہے

کسی شخص نے اگر اپنے باپ کی پیشانی کو یا اپنی ماں کے قدموں کو بوسہ دیا تو وہ ایسا ہی ہے کہ جیسے اس نے جنت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا ہو حتی کہ اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ وہ جنت کی چوکھٹ کا بوسہ لے گا اور پھر اپنی قسم اتارنے اور اسے پورا کرنے کے لیے اپنے باپ کی پیشانی یا اپنی ماں کے قدموں کو بوسہ دیا تو اس کی قسم پوری ہو جائے گی جیسا کہ نور الایمان میں ہے:

**وَ فِيْ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلاَ بَأْسَ بِتَقْبِيْلِ قَبْرِوَالِدَيْهِ كَمَا فِيْ كِفَايَةِ الشِّيْعِيْ اَنَّ**

رَجُلاً جَاءَ اِلیٰ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ!اِنِّیْ حَلَفْتُ اَنْ اُقَبِّلَ عُتْبَۃَ بَابِ الْـجَـنَّـۃِ فَأَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّقَبِّلَ رِجْلَ الْاُمِّ وَجَبْھَۃَ الْأَبِ وَیُرْوٰی اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰـہِ ﷺ!اِنْ لَمْ یَکُنْ لِیْ اَبْوَانِ فَقَالَ قَبْرَھُمَا قَالَ فَاِنْ لَمْ اَعْرِفْ قَبْرَھُمَا قَالَ خَطَّ خَـطَّـیْـنِ وَانْـوِ بِـاَنَّہٗ قَبْرُ الْاُمِّ وَالْآخِرُ قَبْرُ الْاَبِ فَقَبِّلْھَا فَلاَ تَحْنِثُ فِیْ یَمِیْنِکَ کَذَا فِیْ مَغْفِرَۃِ الْغَفُوْرِ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ ‘‘(آداب الاخیار صفحہ ۳۹)

مطالب المومنین میں ہے کہ اپنے والدین کی قبر کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ کفایت الشیعی میں ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے جنت کی دہلیز چومنے کی قسم کھائی ہے، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اپنی ماں کے قدم اور اپنے باپ کی پیشانی چوم لو، مروی ہے کہ اس شخص نے لوٹ کر کہا یارسول اللہ ﷺ! اگر میرے والدین زندہ نہ ہوں تو؛ تو آپ نے جواب دیا تم ان کی قبروں کو بوسہ دے دو، اس شخص نے پھر کہا کہ اگر میں ان کی قبروں کو نہ جانتا ہوں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا تب تم دو لکیریں کھینچ لو اور نیت کرلو کہ ایک میری ماں کی قبر ہے اور دوسری باپ کی اور ان دونوں کو بوسہ دو قسم اتر جائے گی۔

یہ روایت مخالفین وہابیہ، دیابنہ کے مقبول اور مسلم پیشوا مولوی عبدالحئی صاحب کے والد ماجد مولوی عبدالعلیم فرنگی محلی نے لکھی ہے۔

اس حدیث سے جہاں والدین کی عظمت معلوم ہوئی وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں کو بوسہ دینا جائز و مستحسن ہے، چنانچہ اہل سنت و جماعت کا اسی پر عمل ہے اور یہی علماء حق کا موقف ہے۔

## ماں کے قدموں کے بوسہ کے سبب داڑھی کا مرصع ہونا

روح البیان جلد پنجم صفحہ ۱۴۸/ میں ہے:

حُـکِـیَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلیٰ الْاُسْتَاذِ اَبِیْ الْاِسْحٰقِ فَقَالَ رَأَیْتُ الْبَارِحَۃَ فِیْ الْمَنَامِ اَنَّ لَـحُـیَـتَکَ مُـرَصَّـعَۃٌ بِالْجَوَاھِرِ وَالْیَوَاقِیْتِ فَقَالَ صَدَقْتَ فَاِنَّ الْبَارِحَۃَ مَسَحْتُ لِحُیَتِیْ تَحْتَ قَدَمِ وَالِدَتِیْ قَبْلَ اَنْ نَمْتُ فَھٰذَا مِنْ ذٰلِکَ ‘‘

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



روایت ہے کہ ایک شخص استاذ ابواسحاق کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کی داڑھی ہیرے جواہرات سے مزین و مرصع ہے، استاذ ابواسحاق نے فرمایا تم نے سچ کہا کیوں کہ گزشتہ رات سونے سے پہلے میں نے اپنی داڑھی اپنی ماں کے قدموں سے مس کی تھی لہٰذا یہ اسی کا صلہ ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو وہ ایسا ہے کہ جیسے جنت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا ہو۔ (بہار شریعت ج/۱۶/ص۷۷)

## والدین کے ساتھ نیک سلوک جہاد سے افضل ہے

ابوداؤد و مشکوٰۃ وغیرہ میں ہے:

عَـنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَھْلِ الْیَمَنِ ھَاجَرَ اِلیٰ رَسُوْلِ ﷺ فَقَالَ لَـہٗ ھَـلْ لَکَ اَحَدٌ بِالْیَمَنِ قَالَ اَبِیْ وَاُمِّیْ قَالَ اَذِنَا لَکَ؟قَالَ لاَ قَالَ فَارْجِعْ اِلَیْھِمَا فَاسْتَاذِنْھُمَافَاِنْ اَذِنَالَکَ فَجَاھِدَ وَاِلَّا فَبِرَّھُمَا .(ابو داؤد ص/۲۴۲/۲۴۳/)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہجرت کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا یمن میں تمہارا کوئی (رشتہ دار وغیرہ) ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! میرے ماں باپ ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کیا انھوں نے تمھیں اجازت دی ہے، کہا نہیں، فرمایا تو ان کے پاس لوٹ جا اور اجازت طلب کر اگر وہ اجازت دیدیں تو پھر جہاد کر و ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍقَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ!اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلیٰ اللّٰہِ قَـالَ اَلـصَّـلوٰۃُ عَلیٰ وَقْتِھَا ثُمَّ اَیٌّ؟قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ ثُمَّ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ .(بخاری ج/۱ص/۷۶/مسلم ج/۱/ص/۶۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ! کون سا عمل خدا کے نزدیک زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے؟ فرمایا وقت پر نماز

ادا کرنا، میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا:

اَحَیٌّ وَالِدَاکَ ؟قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ. (مسلم ج/۲/ص/ ۳۱۳/ ابو داؤد ج/ ۱/ص/ ۳۴۲/بخاری شریف ج/ ۱/ص/ ۴۲۱)

کیا تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے عرض کی ہاں! فرمایا تو تم ان کی خدمت کرو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَوْمُکَ عَلٰی سَرِیْرٍ بَیْنَ وَالِدَیْکَ وَتَضْحَکُهُمَاوَیَضْحَکَنِکَ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِکَ بِالسَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

مذکورہ بالا چاروں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت اور ان کے حقوق کی رعایت نفلی جہاد سے افضل ہے۔

## والدین کی خدمت کا ایک عظیم صلہ

حُکِیَ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَوْحیٰ اِلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَنْ اُخْرُجْ اِلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ تَبْصَرَ عَجَبًا فَخَرَجَ سُلَیْمَانَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ،فَلَمَّا وَصَلَ السَّاحِلَ اِلْتَفَتَ یَمِیْنًا وَشِمَالاً فَلَمْ یَرَ شَیْئًا فَقَالَ غُصِّ فِیْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ اٰتِنِیْ بِعِلْمٍ مَّاتَجِدُ فِیْهِ فَغَاصَ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَسَاعَةٍ وَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ غَصْتُّ فِیْ هٰذَا الْبَحْرِ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ اَصِلْ اِلٰی قَعْرِهٖ وَلاَ وَجَدْتُ فِیْهِ شَیْئًا فَقَالَ لِعِفْرِیْتِ آخِرَ غُصِّ فِیْ هٰذَا الْبَحْرِ وَاٰتِنِیْ بِعِلْمٍ مَّاتَجِدُ فِیْهِ فَغَاصَ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ سَاعَةٍ وَقَالَ مِثْلُ قَوْلِ الْاَوَّلِ اِلَّا اَنَّهٗ غَاصَ مِثْلُ الْاَوَّلِ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ لِاٰ صِفِ بْنِ بَرْخِیَا وَهُوَوَزِیْرُهٗ الَّذِیْ ذَکَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ بِقَوْلِهٖ " اَلَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِنَ الْکِتَابِ "اٰتِنِیْ بِعِلْمٍ مَّافِیْهِ فَجَاءَ هٗ قُبَّةً مِّنَ الْکَافُوْرِ الْاَبْیَضِ لَهَا اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ ،بَابٌ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



مِّنْ دُرٍّوَبَابٌ مِّنْ یَاقُوْتٍ وَبَابٌ مِّنْ جَوْهَرٍوَبَابٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ اَخْضَرُ وَالْاَبْوَابُ کُلُّهَا مَفْتُوْحَةٌ وَلَایَدْخُلَهَا قَطْرَةٌ مِّنَ الْمَاءِ وَهِیَ فِیْ دَاخِلِ الْبَحْرِ فِیْ مَکَانٍ عَمِیْقٍ مِثْلُ مَسِیْرَةٍ مَّاغَاصَ فِیْهِ الْعِفْرِیْتُ الْاَوَّلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِذَا فِیْ وَسْطِهَاشَابٌّ حُسْنَ الثِّیَابِ ،نَقِیُّ الثِّیَابِ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَدَخَلَ سُلَیْمَانُ الْقُبَةَ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِکَ الشَّابِّ وَقَالَ لَهٗ مَااَنْزَلَکَ فِیْ قَعْرٍ هٰذَا الْبَحْرِ؟قَالَ یَانَبِیَّ اللّٰهِ !اِنَّهٗ کَانَ اَبِیْ رَجُلاً مَقْعِداً وَکَانَتْ اُمِّیْ عَمْیَاهُ فَاُقِمْتُ فِیْ خِدْمَتِهِمَا سَبْعِیْنَ سَنَةً ،فَلَمَّا حَضَرَتْ وَفَاةُ اُمِّیِ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ اَطِلْ حَیَاةَ اِبْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَلَمَّا حَضَرْتَ وَفَاةَ اَبِیْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِسْتَخْدِمْ وَلَدِیْ فِیْ مَکَانٍ لَایَکُوْنُ لِلشَّیْطٰنِ عَلَیْهِ سَبِیْلٌ،فَخَرَجْتُ اِلٰی هٰذَاالسَّاحِلِ بَعْدَ مَادَفَنْتُهُمَا فَنَظَرْتُ هٰذِهِ الْقُبَّةَ مَوْضُوْعَةً فَدَخَلْتُهَا نَظَرَ حُسْنِهَا فَجَاءَ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ فَاحْتَمَلَ الْقُبَّةَ وَاَنْزَلَنِیْ فِیْ قَعْرٍ هٰذَا الْبَحْرِ ،قَالَ سُلَیْمَانُ فَفِیْ اَیِّ زَمَانٍ کُنْتَ اَتَیْتَ هٰذَاالسَّاحِلَ قَالَ فِیْ زَمَانِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی التَّارِیْخِ فَاِذًا لَهٗ اَلْفَا سِنَةٍ وَهُوَ شَابٌّ لَاشَیْبَ فِیْهِ قَالَ فَمَاکَانَ طَعَامَکَ وَشَرَابَکَ دَاخِلٌ هٰذَا الْبَحْرُ؟قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! یَاْتِیْنِیْ کُلَّ یَوْمٍ طَیْرٌ اَخْضَرُ فِیْ مِنْقَارِهٖ شَیٌٔ اَصْفَرُ مِثْلُ رَأْسِ الْاِنْسَانِ نَاکُلُهٗ فَاَجِدُ فِیْهِ طُعْمَ کُلِّ نَعِیْمٍ فِیْ دَارِالدُّنْیَا فَیَذْهَبُ عَنِّی الْجُوْعُ وَالْعَطْشُ وَالْحَرُّ وَالْبَرْدُ وَالنَّوْمُ وَالنُّعَاسُ وَالْفَتْرَةُ وَالْوَحْشَةُ قَالَ سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَحِبُّ اَنْ تَقْعُدَ مَعَنَا اَوْنَرُدَّکَ مَوْضِعَکَ؟ فَقَالَ رَدِّنِیْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ!قَالَ رُدُّهٗ یَا آصِفُ ! فَرَدُّهٗ ثُمَّ اِلْتَفَتَ فَقَالَ اُنْظُرُوْا کَیْفَ اِسْتَجَابُ اللّٰهِ دَعَاءَ الْوَالِدَیْنِ فَاحْذِرْکُمْ عَقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ ،اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ بِرَّهُمَا. (رِیَاضُ الرَّاحِیْنَ صفحه ۲۶۶)

مروی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ تم سمندر کے کنارے پر جاؤ ایک عجیب وغریب چیز دیکھو گے، حضرت سلیمان علیہ السلام جن وانس

کے ساتھ ساحل پر تشریف لائے اور دائیں بائیں نظر دوڑائی تو کچھ نہ دکھائی دیا لہٰذا آپ نے ایک عفریت (جن) کو حکم دیا کہ اس میں غوطہ لگاؤ اور وہاں کی حالت مجھ سے آکر بیان کرو، اس نے ایک غوطہ لگایا اور کچھ ہی دیر بعد اوپر آکر عرض کی یا نبی اللہ! میں نے اس دریا میں اتنے غوطہ لگائے پھر بھی نہ میں اس کی تہہ تک پہونچا اور نہ ہی مجھے کوئی چیز نظر آئی، آپ نے دوسرے عفریت (جن) سے فرمایا کہ تو غوطہ لگا اور وہاں کی حالت مجھ سے آکر بیان کر، اس نے بھی غوطہ لگایا اور باہر آکر وہی بیان کیا جو پہلے نے کہا تھا حالاں کہ اس نے پہلے عفرت کے مقابلے میں دوگنے غوطہ لگائے تھے، آپ نے آصف بن برخیا جو آپ کے وزیر تھے اور جن کے بارے میں قرآن نے فرمایا " قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ" یعنی اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا (وہی آصف بن برخیا ہیں) سے ارشاد فرمایا کہ اس کے اندر کا حال بیان کرو، انھوں نے فوراً ایک قبہ سفید کافوری حاضر کیا جس کے چار دروازے تھے، ایک موتی کا، ایک یاقوت کا، ایک ہیرہ کا، ایک سبز زبرجد کا اور سارے ہی دروازے کھلے ہوئے تھے، اس کے باوجود ان میں پانی کا ایک قطرہ بھی داخل نہ ہوتا تھا حالاں کہ یہ قبہ سمندر کی اس تہہ میں تھا کہ جس کا عمق اتنا تھا کہ عفریت نے جو اول غوطہ لگایا تھا وہ اس طرح کے تین اور غوطہ لگاتا تب اس تہہ کو پہونچتا، چنانچہ آصف بن برخیا نے جب اس قبہ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں انتہائی حسین وجمیل نوجوان صاف شفاف کپڑے زیب تن کیے نماز میں مصروف ہے۔ آپ نے اندر داخل ہوکر اسے سلام کیا اور فرمایا کہ اے نوجوان! تمھیں اس قبہ کے اندر کس چیز نے پہونچایا؟ اس نے کہا اے اللہ کے نبی! ماجرا یہ ہے کہ میرے والد صاحب اپاہج تھے اور میری والدہ صاحبہ نابینا، لہٰذا ایسی معذوری کی حالت میں میں نے اپنے ان معذور والدین کی ستر برس خدمت کی، چنانچہ جب میری والدہ کے وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے مجھے یہ دعا دی کہ اے اللہ! میرے بیٹے کو لمبی اور دراز عمر عطا فرما اور اس لمبی عمر کو تو اپنی عبادت میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما اور موت کے وقت میرے والد نے مجھے یہ دعا دی کہ اے اللہ! میرے بیٹے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



سے ایسی جگہ خدمت (یعنی عبادت) لے کہ شیطان کا بالکل عمل دخل نہ ہو اس کے بعد ان دونوں کا انتقال ہوگیا لہٰذا جب میں انھیں دفنا کر اس ساحل پر آیا تو مجھے یہ قبہ دکھائی دیا تو میں اس کی خوبصورتی دیکھنے کی غرض سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ایک فرشتہ نے آکر اس قبہ کو دریا کی تہہ میں اتار دیا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے سوال کیا کہ تو کس زمانہ میں یہاں آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں یہاں آیا تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب تاریخ کا حساب لگایا تو پتہ چلا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کو دو ہزار سال گزر چکے ہیں (یعنی اس کو قبہ میں دو ہزار سال گزر چکے تھے) اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی وہ شخص بالکل نوجوان تھا اور اس کے سر کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا، آپ نے اس سے دوسرا سوال کیا کہ تم سمندر کے اندر کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا اے اللہ کے نبی! میرے پاس ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں ایک زرد چیز جو آدمی کے سر کے برابر ہوتی ہے لے کر آتا ہے میں اسے کھاتا ہوں، اس میں دنیا کی ساری نعمتوں کا مزہ آتا ہے اور اس سے میری بھوک، پیاس سب ختم ہوجاتی ہے، نیز اس سے گرمی، سردی، نیند، سستی، غنودگی اور وحشت بھی دفع ہوجاتی ہے، آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ چلو کہ ہم تمھیں تمہارے وطن پہونچا دیں، اس نے کہا نہیں، آپ مجھے میری جگہ پر ہی پہونچا دیں (یعنی سمندر میں) آپ نے آصف بن برخیا کو حکم دیا کہ انھیں ان کی جگہ پر پہونچا دو، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے لوگو! دیکھو والدین کی دعا کتنی مقبول ہوتی ہے، خدا تم پر رحم فرمائے تم لوگ والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو، اے اللہ! ہمیں والدین کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔

سبحان اللہ! یہ ماں باپ کی اطاعت وفرمانبرداری اور ان کی خدمت گزاری کا اجر وانعام کہ انھوں نے اپنے لائق وخدمت گزار بیٹے سے خوش ہوکر اس کی درازی عمر اور اپنے رب کی عبادت وریاضت کی دعا کی تو والدین کی یہ دعا فوراً ہی مقبول بارگاہ رب العلمین ہوئی۔ اس حکایت سے

وہ لوگ درس عبرت حاصل کریں کہ جو والدین کی خدمت کرنے کے بجائے ان کی نافرمانی اور ان کی ناقدری کرتے ہیں۔

## حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک عاشق رسول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور آپ کو سید التابعین یعنی تابعین کا سردار کہا جاتا ہے، آپ حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں موجود تھے اور ملک یمن میں رہتے تھے، وہیں پر وہ ایمان لائے لیکن آپ کی والدہ چوں کہ بہت ضعیف و ناتواں تھیں جس کی وجہ سے آپ ان کی خدمت میں لگے رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ سے والہانہ عشق رکھنے کے باوجود آپ خدمت اقدس میں حاضر نہ ہو سکے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

**اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَلَہٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ.** (مشکوٰۃ شریف ص/۵۸۲/مسلم شریف ج/۲/ص/۳۱۱)

تابعین میں سے سب سے بہتر ایک شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے اور اس کی ایک ماں ہے، اس (اویس) کے بدن پر سفید داغ ہے لہٰذا تم اس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔

دوسری روایت میں یوں ہے:

**اِنَّ رَجُلاً یَاتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لاَ یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَہٗ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ.** (مسلم شریف جلد اوّل صفحہ ۳۱۱)

یہ والدہ کی خدمت کا صلہ ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے شرف صحابیت سے محروم رہے لہٰذا اللہ کے غیب داں رسول ﷺ نے آپ کو یاد فرمایا۔

## ماں کے ساتھ حسن سلوک گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کیا میرے لیے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا اے شخص کیا تیری ماں ابھی باحیات ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں، تب آپ نے فرمایا جا اور جا کر اپنی خالہ کے ساتھ حسن سلوک کر۔

اس سے آپ نے اپنی پیاری امت کو ایک بہترین درس دیا کہ اگر تم سے گناہ ہو جائے تو تم اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کر کے اس کی رضا حاصل کر لو کیوں کہ والدین کی خوشنودی میں اللہ کی خوشنودی ہے حتی کہ اگر ماں زندہ نہ ہو تو اس کی بہن یعنی اپنی خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرو کیوں کہ خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

## جنت میں حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی رفاقت

" **المنظم فی تواریخ الامم** " میں ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اس شخص سے ملا دے جو جنت میں میرا رفیق ہوگا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ! فلاں جگہ چلے جاؤ وہاں ایک قصاب ہے وہی جنت میں تمہارا ساتھی ہوگا، حضرت موسیٰ علیہ السلام اس ارشاد ربانی کو سن کر فوراً ہی وہاں تشریف لے جاتے ہیں اور اس قصاب سے ملتے ہیں، وہ قصاب آپ سے عرض کرتا ہے کہ آپ میرے یہاں مہمان بن جائیں، آپ اس کی مہمانی قبول فرما لیتے ہیں، جب وہ گھر پہونچے تو اس نے کھانا تیار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر کھانے لگا، اس طرح کہ وہ خود بھی کھاتا اور کپڑے کے نیچے موجود نحیف وکمزور لوگوں کو بھی کھلاتا جاتا ابھی کھانے کا یہ دور چل ہی رہا تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی، چنانچہ وہ قصاب اٹھ کر دروازہ پر چلا گیا ادھر اس کے جانے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ اس کے نیچے ایک بوڑھا مرد اور ایک بوڑھی عورت ہے، جب ان دونوں نے آپ کی زیارت کی تو مسکرانے لگے اور آپ پر ایمان لائے اور پھر فوراً

ہی مالک حقیقی سے جا ملے، اتنے میں وہ قصاب بھی واپس آ گیا یہ واقعہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب آیا، آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمھیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے عرض کی یا نبی اللہ! میں ہر وقت اپنے والدین کی خدمت کرتا تھا، انھیں کھلائے بغیر نہ کھاتا تھا نہ پیتا تھا، میری خدمت گزاری سے خوش ہوکر یہ دونوں ہر روز یہ دعا کرتے تھے کہ اے بار الٰہ! مرنے سے پہلے ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیدار سے شرفیاب فرما اور جب میری خدمت گزاری سے خوش ہوتے تو یہ دعا کرتے کہ اللہ! ہمارے فرزند کو اپنے عظیم نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں رفیق وساتھی بنادے، یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے بندے! اللہ نے تیرے والدین کی یہ دعا قبول فرمالی اور تجھے جنت میں میرا ساتھی بنادیا۔

## والدہ کے فرمانبردار کی گائے

اِنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ صَالِحٌ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَهٗ ابْنٌ طِفْلٍ وَلَهٗ عِجْلَةٌ فَاَتٰی بِهَا غَیْضَةٌ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِسْتَوْدَعْتُکَ هٰذِهِ الْعِجْلَةَ لِاِبْنِیْ حَتّٰی یَکْبَرَ وَمَاتَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ وَصَارَتِ الْعِجْلَةُ فِی الْغَیْضَةِ عَوَانًا وَکَانَتْ تَهْرَبُ فِی النَّاسِ فَلَمَّا کَبَّرَ ذٰلِکَ الطِّفْلُ وَکَانَ بَارًّا بِاُمِّهٖ وَکَانَ یُقَسِّمُ لَیْلَةً ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ یُصَلِّیْ ثُلُثًا وَیُنَامُ ثُلُثًا وَیَجْلِسُ عِنْدَرَأَسِ اُمِّهٖ ثُلُثًا فَاِذَا اَصْبَحَ اِنْطَلَقَ فَیَحْطِیْرُ یَاْتِیْ بِهٖ السُّوْقُ فَیَبِیْعُهٗ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَیَتَصَدَّقُ ثُلُثَهٗ وَیَاکُلُ ثُلُثَهٗ وَیُعْطِیْ اُمَّهٗ ثُلُثَهٗ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ یَوْمًا یَابُنَیَّ اَنَّ اَبَاکَ وَرَثَکَ عِجْلَةٌ اِسْتَوْدَعَهَااللّٰهَ فِیْ غَیْضَةٍ کَذَا فَانْطَلَقَ وَادْعُ اِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اَنْ یَّرُدَّهَا عَلَیْکَ وَعَلَامَتُهَا اَنَّکَ اِذَا نَظَرْتَ یَخْبَلُ اِلَیْکَ اَنَّ شُعَاعَ الشَّمْسِ یَخْرُجُ مِنْ جِلْدِهَا وَکَانَتْ تُسَمّٰی الْمُذْهِبَةَ لِحُسْنِهَا وَصُفْرَتِهَا فَاَتَی الْفَتٰی غَیْضَةً فَرَاهَا تَرْعٰی فَصَاحَ بِهَا وَاعْزُمُ عَلَیْکِ بِاٰلِهِ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ فَاَقْبَلَتِ الْبَقُرَةُ حَتّٰی وَقَفَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَبَضَ عَلٰی قَرْنِهَا یَقُوْدُهَا فَتَطَلَّمَتِ

www.ataunnabi.blogspot.com
www.izharunnabi.wordpress.com



الْبَقُرَةُ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَالَتْ اَیُّهَا الْفَتَی الْبَارُّ بِاُمِّهٖ اِرْکَبْنِیْ فَاِنَّهٗ اَهْوَنُ عَلَیْکَ فَقَالَ الْفَتٰی اَنَّ اُمِّیْ لَمْ تَامُرْنِیْ بِذٰلِکَ فَقَالَتِ الْبَقُرَةُ وَاللّٰهِ لَوْ رَکَبْتَنِیْ مَا کُنْتَ تُقَدِّرُ عَلَیَّ اَبَداً فَانْطَلَقَ فَاِنَّکَ لَوْاَمَرْتَ الْجَبَلَ اَنْ یَّقْلَعَ مِنْ اَصْلِهٖ لَانْقَلَعُ لِبِرُکِ بِاُمِّکَ فَسَارَ الْفَتٰی بِهَا اَلٰی اُمِّهٖ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اَنَّکَ رَجُلٌ فَقِیْرٌ وَلَا مَالَ لِیْ لَکَ وَیَشُقُّ عَلَیْکَ الْاِحْتِطَابُ بِالنَّهَارِ وَالْقِیَامُ بِاللَّیْلِ فَانْطَلَقَ فَتَبِعَ الْبَقُرَةَ فَقَالَ بِکَمْ اَبِیْعُهَا قَالَتْ بِثَلَاثَةِ دَنَانِیْرَ وَلَاتَبِعْ بِغَیْرِ مَشْوَرَتِیْ کَانَ ثَمَنُ الْبَقُرَةِ ثَلَاثَةَ دَنَانِیْرَ فَانْطَلَقَ بِهَا الْفَتٰی اِلَی السُّوْقِ وَبَعَثَ اللّٰهُ مَلَکاً لِیُرٰی خَلْقَهٗ وَقُدْرَتَهٗ لِیَخْتَبِرَ الْفَتٰی کَیْفَ بِرَّهٗ بِاُمِّهٖ هُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ بِکَمْ هٰذِهِ الْبَقُرَةَ قَالَ بِثَلَاثَةِ دَنَانِیْرَ وَاشْتَرَطَ عَلَیْکَ رَضِیَ اُمَّهَا فَقَالَ الْمَلَکُ لَکَ سِتَّةُ دَنَانِیْرَ وَلَا تَسْتَامُرُ اُمَّکَ فَقَالَ الْفَتٰی لَوْ اَعْطَیْتَنِیْ وَزْنُهَا ذَهَبًا لَمْ اٰخُذْهٗ اِلٰی بِرَضَا اُمِّیْ وَرَجَعَ الْفَتٰی اِلٰی اُمِّهٖ فَاَخْبَرَهَا بِالثَّمْنِ فَقَالَتْ لَهٗ اِرْجِعْ فَبِعْهَا بِسِتَّةِ دَنَانِیْرَ وَلَاتَبِعْهَا اُمُّهٗ بِرِضَایَ فَرَجَعَ بِهَا اِلَی السُّوْقِ وَاَتَی الْمَلَکُ فَقَالَ لَهٗ اِسْتَامَرْتَ اُمَّکَ فَقَالَ الْفَتٰی نَعَمْ اَنَّهَا اَمَرَتْنِیْ اَنْ لَااَنْقُصُهَا عَنْ سِتَّةِ عَلٰی رَضَاهَا فَقَالَ الْمَلَکُ اِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ اِثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَاراً وَلَا تَسْتَامُرُهَا فَاَبَی الْفَتٰی وَرَجَعَ اِلٰی اُمِّهٖ فَاَخْبَرَهَا بِذٰلِکَ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اَنَّ الَّذِیْ یَاتِیْکَ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَةِ آدَمِیٍّ لِیُجَرِّبَکَ فَاِذَا اَتٰکَ فَقُلْ لَهٗ اَتَامُرُنَا اَنْ نَبِیْعَ هٰذِهِ الْبَقُرَةَ اَمْ لَاتَفْعَلْ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ اِذْهَبْ اِلٰی اُمِّکَ فَقُلْ لَهَا اَسْکِیْ هٰذِهِ الْبَقُرَةَ فَاِنَّ مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ لَیَشْتَرِیْهَا مِنْکَ لِیَقْتُلُ یُقْتَلُ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَلَا تَبِعْهَا اِلَّا بِمَلَأٍ مِسْکِهَا ذَهَبًا وَالْمِسْکُ الْجِلْدُ فَاَسْکُتْهَا وَقَدَّرَ اللّٰهُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ذَبْحَ الْبَقُرَةِ بِعَیْنِهَا فَمَارَأَوْا یَسْتَوْصِفُوْنَ الْبَقُرَةَ حَتّٰی وَصَفَتْ لَهُمْ تِلْکَ الْبَقُرَةُ بِعَیْنِهَا مُکَافَاةِ بِذٰلِکَ الْفَتٰی عَلٰی بِرِّهٖ بِاُمِّهٖ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَرَحْمَتُهٗ۔ (تفسیر الخازن السمیٰ لباب التاویل فی معانی التنزیل ج/ ۱ /ص/ ۷۰)

بنی اسرائیل میں سے ایک نیک آدمی تھا اور اس کا ایک چھوٹا لڑکا اور بچھڑا تھا تو وہ اس (بچھڑے) کو جنگل میں لے کر آیا اور کہا "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِسْتَوْدَعْتُکَ هٰذِهِ الْعِجْلَةَ لِابْنِیْ حَتّٰی یَکْبُرَ" اے اللہ! میں اس بچھڑے کو اپنے فرزند ارجمند کے لیے تیرے پاس امانت رکھتا ہوں جب یہ بڑا ہو جائے تو اس کے کام آئے۔ پھر اس آدمی کا انتقال ہو گیا اور بچھڑا قدرت کی نگرانی میں پروان چڑھتا رہا اور وہ لوگوں میں رہتا ہے، تو جب وہ بچہ بڑا ہو گیا اور وہ اپنی والدہ کا فرمانبردار تھا، اس نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تھا، رات کا ایک تہائی نماز پڑھتا تھا اور ایک تہائی سوتا تھا اور ایک تہائی اپنی ماں کے سرہانے بیٹھتا تھا اور جب صبح ہوتی تو وہ (جنگل) جا کر لکڑی اکٹھا کرتا اور ان کو بازار لے کر جاتا اور ان کو بیچ دیتا تھا جتنے میں اللہ کی مرضی ہوتی اور قیمت کا ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا اور ایک تہائی حصہ کھاتا اور ایک تہائی حصہ اپنی والدہ کی خدمت میں پیش کرتا، ایک دن اس کی والدہ نے کہا اے میرے بیٹے! تیرے والد نے تیرے ورثے میں ایک بچھیا فلاں جنگل میں اللہ کے حفظ وامان میں چھوڑا تھا تو جاؤ اور اس کو ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق علیہم السلام کے اللہ کا وسیلہ دے کر آواز دو وہ اس کو تیرے پاس واپس کر دے گا اور اس کی علامت یہ ہے کہ جب تو دیکھے گا تو خیال کرے گا کہ سورج کی شعاعیں اس کی جلد سے پھوٹ رہی ہیں اور اس کی خوبصورتی اور پیلے پن کی وجہ سے "مــــذهبة" کہا جاتا تھا، تو نوجوان جنگل آیا اور اس کو چرتے ہوئے دیکھا تو اس نے اس کو حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل وحضرت اسحٰق (علیہم السلام) کے معبود کی قسم دیتے ہوئے آواز دیا تو گائے آ گئی یہاں تک کہ وہ اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تو اس نے اس کو پکڑ لیا اور لے کر چلا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گویا ہوئی "اَیُّهَا الْفَتَی الْبَارُّ بِاُمِّهٖ اِرْکَبْنِیْ فَاِنَّهٗ اَهْوَنُ عَلَیْکَ" اے اپنی والدہ کے فرمانبردار جوان! مجھ پر سوار ہو جا یہ تجھ پر آسان ہے، تو نوجوان نے کہا کہ میری والدہ نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا ہے تو گائے نے کہا "وَاللّٰهِ لَوْ رَکِبْتَنِیْ مَا کُنْتَ تَقْدِرُ عَلَیَّ اَبَداً فَانْطَلِقْ فَاِنَّکَ لَوْ اَمَرْتَ الْجَبَلَ اَنْ یَّقْلَعَ مِنْ اَصْلِهٖ لَانْقَلَعَ لِبِرِّکَ بِاُمِّکَ" خدا کی قسم اگر تو مجھ پر سوار

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



ہو جاتا تو کبھی بھی مجھ پر قابو نہ پاتا تو چلتا رہ تو اگر پہاڑ کو جڑ سے اکھڑنے کا حکم دے تو ماں کے ساتھ حسن سلوک اور فرمانبرداری کی وجہ سے وہ ہٹ جائے گا تو جب اس کو اپنی ماں کے پاس لے کر آیا تو اس سے اس کی والدہ نے کہا کہ تو غریب آدمی ہے اور تیرے پاس کوئی مال بھی نہیں ہے، رات میں قیام کرنا، دن میں لکڑی اکٹھا کرنا تجھ پر گراں گزرتا ہے تو جاؤ اور گائے کو بیچ دو، تو اس نے کہا کہ میں اس کو کتنے میں بیچوں گا، اس نے کہا تین دینار میں اور میرے بغیر مشورے کے نہیں بیچنا (یعنی جب سودا طے ہو جائے تو ایک بار مجھ سے میری رائے معلوم کر لینا) اس وقت گائے کی قیمت تین ہی دینار تھی تو جوان اس کو بازار لے کر گیا اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا تاکہ وہ اس کی خلقت وقدرت کو دیکھے اور اس جوان کا امتحان لے کہ وہ اپنی والدہ کا کتنا فرمانبردار ہے اور وہ تو خوب جانتا ہے، تو فرشتے نے اس سے کہا کہ اس گائے کو کتنے میں بیچو گے؟ اس نے کہا تین دینار میں اور شرط یہ ہے کہ میں اپنی والدہ سے ان کی مرضی ضرور معلوم کروں گا، تو فرشتے نے کہا کہ چھ دینار لے لو مگر تم اپنی ماں سے مشورہ نہ لو تو جوان نے کہا کہ اگر تم اس کے وزن کے برابر سونا دو گے میں نہیں لوں گا جب تک کہ میں اپنی والدہ کی مرضی نہ معلوم کر لوں، پھر جوان اپنی ماں کے پاس لوٹ آیا اور اس کو قیمت کے بارے میں بتایا، تو اس نے کہا کہ جاؤ اور اس کو چھ دینار میں بیچ دو مگر میری مرضی معلوم کر کے ہی بیچنا تو وہ اسے لے کر بازار آیا اور فرشتہ آیا اس نے اس سے کہا کہ تم نے اپنی والدہ سے مشورہ کر لیا تو اس نے کہا ہاں! اور اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بغیر اس کی مرضی کے چھ سے کم نہیں کروں گا، فرشتے نے کہا میں تجھ کو بارہ دینار دوں گا اور تم اپنی ماں سے مشورہ نہیں لو گے؟ تو جوان نے انکار کیا اور اپنی ماں کے پاس آیا، اسے پیش آنے والے واقعہ کی خبر دی، تو اس کی ماں نے اس سے کہا کہ وہ جو تیرے پاس آتا ہے آدمی کی صورت میں فرشتہ ہے تاکہ وہ تمہارا تجربہ کرے، اب جب تیرے پاس آئے تو اس سے کہنا کہ کیا آپ مجھے اس گائے کو بیچنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو فرشتے نے اس سے کہا کہ اپنی ماں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ ابھی اس گائے کو روکے رہیں، موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل میں سے قتل کیے گیے ایک مقتول کے لیے

اس کو خریدیں گے تو اس کو اس کی کھال بھر سونے کے عوض ہی بیچنا، تو اس نے اس کو روک لیا اور اللہ نے بنی اسرائیل پر گائے ذبح کرنا فرض کر دیا تو وہ گائے کی صفت کو پوچھتے رہے یہاں تک کہ ان کے لیے اس گائے کی صفت بیان کی گئی تا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل وکرم سے اس نوجوان کا اپنی ماں کے ساتھ بدلہ ہو جائے۔

## والدہ کے نافرمان کی چالیس سال کی عبادت قبول نہیں ہوتی

قَالَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ شَابٌّ اِذَاقَرَأَ التَّوْرَاۃَ خَرَجَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ لِحُسْنِ صَوْتِہٖ وَکَانَ یَشْرَبُ الْخَمْرَ فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ لَوْعُلِمَ بِکَ عِبَادُبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَاَخْرَجُوْکَ مِنْ جَوَارِھِمْ فَدَخَلَ لَیْلَۃً وَھُوَ سَکْرَانٌ فَقَرَأَ التَّوْرَاۃَ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ قُمْ فَتَوَضَّأْ فَضَرَبَ وَجْھَھَا فَقَلَعَ عَیْنَھَا وَقَلَعَ سِنَّھَا فَقَالَتْ لَارَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَاٰھَا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اُمَّاہُ فَلَمْ اَرَاکَ بَعْدَھَا اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَقَالَتْ لَارَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتَ فَذَھَبَ اِلٰی جَبَلٍ لِیَعْبُدَرَبَّہٗ فَیَعْبُدُ رَبَّہٗ فِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً حَتّٰی لَصَقَ جِلْدَہٗ عَلٰی عَظْمِہٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہٗ قَالَ یَارَبِّ اِنْ کُنْتَ غَفَرْتَ لِیْ فَاعْلَمْنِیْ فَھَتِفَ بِہٖ ھَا تِفٌ رَضَائِیْ مِنْ رَضَاءِ اُمِّکَ فَرَجَعَ اِلَیْھَا وَنَادٰی لَھَا یَا مِفْتَاحَ الْجَنَّۃِ اِنْ کُنْتِ بِالْحَیَاۃِ وَاطْرَبَاہُ وَاِنْ کُنْتِ مَیِّتَۃً فَوَاعَذْبَاہُ فَقَالَتْ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ وَلَدُکَ فَلَانٌ فَقَالَتْ لَارَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ فَتَقَدَّمَ اِلَیْھَا وَقَطَعَ یَدَہٗ وَقَالَ ھٰذِہِ الَّتِیْ قَلَعَتْ عَیْنَکَ لَاتَصْحَبْنِیْ اَبَداً ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا نَاراً فَفَعَلُوْا فَوَثَبَ فِیْھَا وَقَالَ لِجَسْدِہٖ ذَقْ نَارَالدُّنْیَا قَبْلَ نَارَ الْاٰخِرَۃِ فَاخْبَرُوْا اُمَّہٗ بِذٰلِکَ فَنَادَتْہُ یَاقُرَّۃَ عَیْنِیْ اَیْنَ اَنْتَ قَالَ بَیْنَ النِّیْرَانِ فَقَالَتْ یَا بُنَیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکَ فَاَمَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِبْرِیْلَ فَمَسَحَ بِرِیْشَۃٍ مِّنْ جَنَاحِہٖ عَلٰی عَیْنِھَا وَسِنِّھَا فَعَادَا کَمَاکَانَا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰی یَدِوَلَدِھَا فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی. (نزھۃ المجالس ج/۱/ص/۲۴۴)



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جب وہ توریت کی تلاوت کرتا مرد وعورتیں اس کی اچھی آواز کی وجہ سے نکل پڑتے اور وہ شراب پیتا تھا اس کی والدہ نے اس سے کہا کہ اگر بنی اسرائیل کے پرہیزگار لوگ جان پائیں گے تو تجھ کو اپنے پاس سے بھگا دیں گے، تو ایک رات وہ نشے کی حالت میں آیا اور توریت پڑھا تو لوگ جمع ہو گیے تو اس کی والدہ نے اس سے کہا کہ اٹھ اور وضو کر تو اس نے اس کے منھ پر مارا تو اس کی آنکھ نکل گئی اور دانت ٹوٹ گیا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی نہ ہو، جب صبح ہوئی تو اس (لڑکے) نے اس کو دیکھا اور اس سے کہا کہ اے اماں! تجھ پر سلام ہو میں تم کو اس کے بعد قیامت تک نہیں دیکھوں گا، تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی نہ ہو تو جہاں کہیں رہے، وہ ایک پہاڑ کے پاس گیا اور اپنے رب کی بہت زیادہ عبادت کی، اس میں چالیس سال گزر گیے یہاں تک کہ کہ اس کی کھال ہڈی سے چپک گئی پھر اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہا اے میرے رب! اگر تو نے مجھے بخش دیا ہے تو مجھے بتا دے تو ہاتف نے آواز دی میری رضا تیری والدہ کی رضا میں ہے، تو وہ اس کی طرف واپس آیا اور اس نے آواز دی اے جنت کی کنجی! تو اگر باحیات ہے تو کیا ہی خوشی کی بات ہے اور اگر تیرا انتقال ہو چکا ہے تو بہت ہی تکلیف کی بات ہے، اس (ماں) نے کہا تو کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں تیرا فلاں لڑکا ہوں، تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی نہ ہو، وہ اس کی طرف آیا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا، اس نے کہا یہی وہ ہے جس نے تمہاری آنکھ پھوڑی تھی تجھے کبھی بھی اپنے پاس نہیں رکھوں گا پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا میرے لیے لکڑی اور آگ اکٹھا کرو، تو انھوں نے ایسا ہی کیا تو وہ اس میں کود پڑا اور اپنے جسم سے کہا کہ آخرت کی آگ سے پہلے دنیا کی آگ کو چکھ، اس کے ساتھیوں نے اس کی خبر اس کی ماں کو دی تو اس نے پکارا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تو کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ آگ میں ہوں، تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! اللہ تجھ سے راضی ہو، تو اللہ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے پر کو اس کی آنکھ و دانت سے مس کریں تو وہ دونوں ویسے ہی ہو گیے جیسے تھے پھر اس کے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com

لڑکے کے ہاتھ کو مس کیا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ویسا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ سبحان اللہ وبحمدہ

## والدین کی خدمت کے وسیلہ سے غار کے دہانے سے چٹان ہٹ گئی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنْطَلَقَ رَھْطٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلُکُمْ حتیٰ اَوَوُا الْمَبِیْتَ اِلیٰ غَارٍ فَدَخَلُوْہُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَتْ عَلَیْھِمُ الْغَارُ فَقَالُوْا اِنَّہٗ لاَ یُنَجِّیْکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوْ اللّٰہَ بِصَالِحِ اَعْمَالِکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ اَللّٰھُمَّ کَانَ لِیْ اَبْوَانِ شُخَانِ کَبِیْرَانِ وَکُنْتُ لاَ اَغْبَقُ قَبْلَھُمَا اَھْلاً وَلاَ مَالاً فَنَأ ی بِیْ طَلَبَ شَیْءٌ یَوْمًا فَلَمْ اَرِحْ عَلَیْھِمَا حتیٰ نَامَا فَحَمَلْتُ لَھُمَا غُبُوْقَھُمَا فَوَجَدْتُّھُمَا نَائِمَیْنِ فَکَرَھْتُ اَنْ اَغْبَقَ قَبْلَھَا اَھْلاً وَمَالاً قَلَبِثْتُ وَالْقَدْحُ عَلیٰ یَدِیْ اَنْتَظَرَ اِسْتَیْقَاظَھُمَا حتیٰ بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَیْقَظَا فَشَرَبَا غُبُوْقَھُمَا اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِیْہِ مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ فَانْفَرَجَتْ شَیْئًا لاَ یَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ اِلیٰ آخِرِ الْحَدِیْثِ. (بخاری ج/ ۱/ص/ ۳۰۳)

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلے کی امتوں میں تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش کی وجہ سے انھوں نے ایک غار میں پناہ لی، جب وہ اندر داخل ہوئے تو اچانک ایک بڑی چٹان اس غار کے دہانے پر آ کر گری جس کی وجہ سے غار کا منھ بند ہو گیا، ان تینوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہر ایک شخص اپنا نیک اور افضل عمل بارگاہ خداوندی میں پیش کر کے اس کے واسطہ سے دعا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کے سبب ہم سب کو اس پریشانی سے نجات عطا فرمائے ان میں ایک نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کی اے اللہ! میرے والدین بوڑھے نیز میری بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے، دن بھر بکریاں چرانے کے بعد شام کو جب میں گھر

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



لوٹتا تو اپنی بیوی بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا اس کے بعد اپنے بال بچوں کو پلاتا تھا، ایک دن مجھے دیر ہو گئی اور والدین بغیر دودھ پیے سو گیے، میں نے نیند سے جگانا بھی ناپسند کیا لہٰذا میں دودھ کا پیالہ لیے ان کے سراہانے کھڑا ہو کر ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا اور میرے بچے دودھ مانگتے رہے یہاں تک کہ صبح نمودار ہو گئی تو وہ دونوں بیدار ہوئے اور انھوں نے دودھ پیا اے اللہ! اگر میرا یہ عمل تیری رضا کی خاطر تھا تو تو اس کے واسطہ سے اس چٹان کو غار کے منھ سے ہٹا دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول فرمائی اور تھوڑی سی چٹان ہٹا دی لیکن ابھی وہ اس میں سے نکل نہیں پاتے یہاں تک کہ بقیہ دونوں آدمیوں نے اپنے اپنے نیک عمل کے واسطے سے دعا کی تب جا کر وہ چٹان غار کے منھ سے ہٹی اور وہ اس سے باہر آئے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت اللہ تعالیٰ کو اتنی محبوب ہے کہ اس کے واسطے سے کی گئی دعا کو وہ فوراً قبول فرماتا ہے تو اگر والدین خود ہی خدمت سے خوش ہو کر اپنی اولاد کو نیک دعاؤں سے نواز دیں تو کیا یہ دعائیں فوراً مقبول نہ ہوں گی؟ یقیناً مقبول ہوں گی۔

## خدمت والدین کے سبب عمر میں برکت ہوتی ہیں

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَالِدَیْہِ طُوْبیٰ لَہٗ زَادَاللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ عُمْرِہٖ.

جو شخص ماں، باپ کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری کرتا ہے اس کو خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرماتا ہے۔

## والدین کی طرف سے حج کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِیْہِ وَعَنْ اُمِّہٖ فَقَدْ قَضیٰ عَنْہُ حَجَّتَہٗ فَکَانَ لَہٗ فَضْلُ عَشَرَ حُجَجٍ.

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۱۹۳/بحوالۂ دارقطنی)

جوشخص اپنے باپ یا اپنی ماں کی طرف سے حج کرے تو وہ ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا ساتھ ہی اس شخص کو علٰیحدہ سے دس حج کا ثواب اور ملے گا۔

## ماں باپ کی خدمت کی برکت سے مال ودولت حاصل ہوگیا

حُکِیَ عَنْ اُوَیْسِ الْیَمانِیْ قَالَ کَانَ رَجُلٌ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَوْلَادٍ فَمَرَضَ فَقَالَ اَحَدُھُمْ لَھُمْ اَمَّا اَنْ تَمَرَّضُوْہُ وَلَیْسَ لَکُمْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ شَیٌّٔ وَاَمَّا اَنْ اَمْرَضَہٗ وَلَیْسَ لِیْ مِنْ مِیْرَاثِہٖ شَیٌّٔ فَمُرِضَہٗ بِذَالِکَ الشَّرْطِ فَقِیْلَ لَہٗ فِیْ النَّوْمِ اِیْتِ مَکَاناً کَذَا وَخُذْ مِنْہٗ مَأَتَہٗ دِیْنَارٌ وَلَیْسَ فِیْھَا بَرْکَۃٌ فَاَصْبَحَ وَذَکَرَ ذَالِکَ لِاِمْرَأتِہٖ فَقَالَتْ لَہٗ خُذْھَا فَاَبیٰ وَفِیْ اللَّیْلَۃِ الثَّامِنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اِیْتِ مَکَاناً کَذَا وَخُذْ مِنْہٗ عَشْرَۃَ دَنَانِیْرَ وَلَابَرْکَۃٌ فِیْھَا فَشَاوَرَ اِمْرَأتَہٗ فَحَرَّضَتْہٗ عَلیٰ اَخَذِھَا فَاَبیٰ وَاللَّیْلَۃُ الثَّالِثَۃُ قِیْلَ لَہٗ اِذْھَبْ اِلیٰ مَکَان کَذَا وَخُذْ مِنْہٗ دِیْنَاراً وَفِیْہِ الْبَرْکَۃُ فَذَھَبَ اِلَیْہِ وَاَخَذَہٗ فَلَمَّا خَرَجَ بِہٖ رَایٰ شَخْصاً بِیْعَ سَمُکَتَیْنِ فَقَالَ لَہٗ بِکَمْ تَبِیْعُھُمَا قَالَ بِدِیْنَارٍ فَاَخَذَھُمَابِہٖ وَذَھَبَ بِھِمَا اِلیٰ بَیْتِہٖ فَشَقَّ جَوْفَھُمَا فَاِذَا فِیْ بَطْنٍ کُلٌّ مِّنْھُمَا دُرَّۃً یَتِیْمَۃً فَاذْھَبْ بِاَحَدِھِمَا اِلیٰ الْمَلِکِ فَدَفَعَ لَہٗ فِیْھَا مُبْلِغًا کَثِیْراً ثُمَّ قَالَ لَہٗ ھٰذِہٖ لَاتَصْلَحُ اِلَّا مَعَ اُخْتِھَافَاَعْطَیْتُھَا وَنُعْطِیْکَ بِھَا کَذَا وَکَذَا فَذَھَبَ وَاحْضَرُھَا فَاَعْطَاہُ الْمَلِکُ مَاوَعَدَہٗ مِنَ الْمَالِ فَحَصَلَ لَہٗ بِبَرْکَۃِ خِدْمَۃِ وَالِدِہٖ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالیٰ .(قلیوبی صفحہ ۳۴)

اویس یمانی کہتے ہیں کہ ایک شخص کے چار لڑکے تھے جب وہ بیمار ہوا تو ایک لڑکے نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ یا تو آپ حضرات والد صاحب کی دیکھ ریکھ کریں یا تو میں کروں اس شرط کے ساتھ کہ جو بھی علاج و تیمارداری کے فرائض انجام دے گا وہ والد صاحب کی میراث سے کچھ حصہ نہ پائے گا، دوسرے بھائی تو اس کے لیے رضامند نہیں ہوئے تو آخر میں وہی فرزند ارجمند نے یہ خدمت اپنے ذمہ لے لیا (اس کے نزدیک گویا کہ والد کی خدمت اتنی بڑی دولت تھی کہ پھر اس کے بعد کسی اور دولت کی ضرورت نہیں تھی) تو رات میں خواب میں اسے بتایا گیا کہ تم فلاں جگہ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



چلے جاؤ اور وہاں سے سو دینار حاصل کرلو مگر ان دیناروں کا حال یہ ہے کہ ان میں کوئی برکت نہیں ہے، صبح ہوئی تو اس نے اپنی بیوی سے رات میں دیکھے ہوئے خواب کا حال بیان کیا، تو اس نے کہا کہ ان کو حاصل کر لیجیے مگر اس نے ان کو لینے سے انکار کر دیا، دوسری رات پھر اسے خواب میں بتایا گیا کہ فلاں جگہ جا کر دس دینار لے لو مگر ان دیناروں میں بھی برکت نہیں ہے، اس صبح بھی اس نے خواب کا تذکرہ اپنی شریک حیات سے کیا تو اس نے انھیں لینے کا مشورہ دیا لیکن اس نے اس بار پھر ان بے برکت اشرفیوں کے خیال کو ترک کر دیا، تیسری رات پھر اسے خواب میں بتایا گیا کہ ایک جگہ پر صرف ایک ہی اشرفی ہے مگر اس میں برکت ہے، تو اس نے اس جگہ جا کر وہ بابرکت اشرفی کو حاصل کر لیا (تو اس بابرکت اشرفی کا نتیجہ یہ ہوا کہ) جب وہ اشرفی لے کر واپس ہوا تو اس نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو مچھلی بیچ رہا تھا تو اس نے پوچھا کہ ان دونوں مچھلیوں کی قیمت کتنی ہے؟ تو اس نے ایک دینار بتائی، اس نے دونوں مچھلیوں کو خرید لیا اور جب ان کو لے کر گھر آیا ان دونوں کے پیٹ چاک کیے تو یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایک نایاب موتی نکلا اور جب وہ ایک موتی لے کر بادشاہ کے پاس گیا تو اس نے موتی کے بدلے اسے بہت سا مال ودولت عطا کیا اور بادشاہ نے کہا کہ یہ ایک تنہا اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے اگر اس کا جوڑا بھی ہوتا تو اچھا ہی ہوتا اگر تم مجھے وہ بھی دستیاب کرا دو تو میں تمھیں اور زیادہ مال ودولت سے نوازوں گا تو اس نے دوسرا موتی بھی لے جا کر اس کی خدمت میں پیش کر دیا اور بادشاہ نے اپنے وعدے کے مطابق مال ودولت عطا کیا تو یہ مال ودولت محترم باپ کی خدمت کے ذریعہ سے حاصل ہوئی۔

## اولاد پر باپ سے زیادہ ماں کا حق ہے

ماقبل میں حقوق والدین کے تعلق سے جو احکام گزرے ہیں ان کے ملاحظہ کرنے کے بعد اب ذہن میں یہ خلجان پیدا ہوتا ہے آیا ماں کا حق زیادہ ہے یا باپ کا، تو جمہور علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے کیوں کہ ماں بچے کے سلسلے میں تین ایسی تکالیف برداشت کرتی

ہے کہ باپ ان تکلیفوں کو برداشت کرنا تو در کنار ان کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

(۱) نو ماہ تک حمل اٹھائے اٹھائے پھرنا اور اس حمل کی مشقت برداشت کرنا۔

(۲) ولادت کے وقت جان لیوا تکالیف کا برداشت کرنا۔

(۳) پھر دو سال تک دودھ کی شکل میں اپنا خون جگر پلانا اور پرورش کے دوران طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کرنا مثلاً اس کے پاخانہ، پیشاب کو اٹھانا سردی ہو یا گرمی ہر موسم میں اپنی اولاد کا ہر طرح خیال رکھنا اگر رات میں بچہ بستر پر پیشاب کردے تو یہ ماں ہی کی ذات ہے کہ جو خود تر بستر پر سوتی لیکن اپنے لخت جگر کو سوکھی جگہ پر سُلاتی ہے انھیں صعوبتوں اور مشقتوں کی وجہ سے قرآن وحدیث میں ماں کے حق کو اولیت دی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:

**وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔(سورۂ احقاف آیت ۱۵)**

اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کی، اس کی ماں تکلیف سے اسے پیٹ میں رکھے رہی اور اس کی ماں نے اسے تکلیف سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا گیا:

**وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ ۔ (سورۂ لقمان آیت ۱۴)**

اور تاکید کی ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے حقوق میں پیٹ میں رکھا اسے اس کی ماں نے سختی پر سختی اٹھا کر اور اس کا دودھ چھٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں ماں اور باپ دونوں کے حق میں تاکید فرمانے کے بعد ماں کی ان تکلیفوں کی جانب اشارہ فرمایا جو ماں ایام حمل اور بچہ کے ایام شیر خواری کے دوران برداشت کرتی ہے لہٰذا قرآن کریم کا یہ اسلوب بیان اس امر کی جانب اشارہ کررہا ہے کہ ماں کا حق باپ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



کی بنسبت زیادہ ہے۔

نیز بہت سی احادیث کریمہ میں رسول اللہ ﷺ نے بالکل واضح فرمادیا کی ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے:

**قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوْکَ ۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۸/ابن ماجہ صفحہ ۱۹۴)**

ایک شخص حضور پُرنور شافع یوم النشو ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں (یعنی ہمارے حسن سلوک کا کون سب سے زیادہ مستحق ہے) آپ نے فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر کون فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔

اللہ اللہ! پیارے آقا ﷺ نے کتنے دل نشین پیرایہ میں ماں کو باپ سے زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دیا کہ تین مرتبہ ماں کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے کی تاکید فرمائی پھر چوتھی مرتبہ میں باپ کے ساتھ، جس سے معلوم ہوگیا کہ اولاد کے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ماں ہے جیسا کہ امام قسطلانی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

**وَفِیْ تَکْرِیْرِ ذِکْرِ الْاُمِّ ثَلاَثًا اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّ الْاُمَّ تَسْتَحِقُّ عَلٰی وَلَدِهَا النَّصِیْبَ الْاَوْفَرَ مِنَ الْبِرِّ بَلْ مُقْتَضَاهُ کَمَا قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ اَنْ تَکُوْنَ لَهَا ثَلٰثَةُ مَالِلْاَبِ مِنَ الْبِرِّ لِصُعُوْبَةِ الْحَمْلِ ثُمَّ الْوَضْعِ ثُمَّ الرِّضَاعِ ۔(حاشیہ بخاری ص ۸۸۳)**

تین مرتبہ ماں کے حق کو ذکر کرنے میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ ماں اپنی اولاد کے حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے بلکہ اس حدیث کا یہی مقتضیٰ ہے جیسا کہ حضرت ابن بطال فرماتے ہیں خدمت اور حسن سلوک میں ماں کا حق تین گنا زیادہ ہے کیوں کہ بچہ کے سلسلے میں ماں نے تین ایسی خدمتیں انجام دی ہیں جن کا باپ تصور بھی نہیں کرسکتا (۱) حمل کی تکلیف

برداشت کرنا (۲) وضع حمل کی تکلیف (۳) دودھ پلانا۔

ایک دوسری حدیث میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پیارے آقا ﷺ سے دریافت کیا:

**اَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلیٰ الْمَرْأَۃِ قَالَ زَوْجُھَا ،قُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلیٰ الرَّجُلِ قَالَ اُمُّہٗ رواہ البزار بسند حسن والحاکم** .(فتاویٰ رضویہ ج/۹/ص/ ۵۹)

عورت پر کس کا حق زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا شوہر کا، پھر میں نے پوچھا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کی ماں کا۔

تیسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

**اُوْصِیْ اِمْرَأً بِاُمِّہٖ اُوْصِیْ اِمْرَأً بِاُمِّہٖ اُوْصِیْ اِمْرَأً بِاُمِّہٖ اُوْصِیْ اِمْرَأً بِاَبِیْہِ. (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۶۰)**

میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔

## خدمت واطاعت میں ماں زیادہ حقدار اور ادب واحترام میں باپ

اوپر جو بیان ہوا اس سے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ صرف ماں کا اس پر حق ہے اور والد کا نہیں بلکہ یہاں زیادتی حق کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت وفرمانبرداری اور خدمت گزاری نیز لین دین میں ماں کا حق زیادہ ہے مثلاً سو روپئے ہیں اور ماں کو ترجیح نہ دینے کی کوئی وجہ بھی نہیں تو ایسی صورت میں ۲۵/روپئے وہ باپ کو دے اور ۷۵/روپئے ماں کو یا سفر سے والدین ایک ساتھ لوٹیں تو پہلے ماں کی خدمت کرے بعد میں باپ کی یا ایک ساتھ دونوں نے پانی مانگا تو پہلے پانی ماں کو دے بعد میں باپ کو، لیکن جہاں تک ادب وتعظیم کا معاملہ ہے تو اس سلسلہ میں باپ زیادہ حقدار ہے لہٰذا اگر کمرہ میں ماں اور باپ دونوں ایک ساتھ داخل ہوئے تو باپ کی تعظیم کی نیت سے کھڑا ہو۔

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

**اِذَا تَعَذَّرَ عَلَیْہِ جَمْعُ مُرَاعَاۃِ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ بِاَنْ یَّتَاَذّٰی اَحَدُھُمَا بِمُرَاعَاۃِ الْاٰخِرَۃِ یَرْجِعُ حَقَّ الْاَبِ فِیْمَا یَرْجِعُ اِلیٰ التَّعْظِیْمِ وَالْاِحْتِرَامِ وَحَقُّ الْاُمِّ فِیْھَا یَرْجِعُ اِلیٰ الْخِدْمَۃِ وَالْاِنْعَامِ وَعَنْ عَلاَمَۃِ الْاَئِمَّۃِ الْخَیَاطِیْ قَالَ مَشَائِخُنَا رَحِمَھُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْاَبُ یُقَدَّمُ عَلیٰ الْاُمِّ فِیْ الْاِحْتِرَامِ وَالْاُمُّ فِیْ الْخِدْمَۃِ حَتّٰی لَوْدَخَلَ عَلَیْہِ فِیْ الْبَیْتِ یَقُوْمُ لِلْاَبِ وَلَوْ سَأَلاَ مِنْہُ مَاءً وَلَمْ یَاخُذْ مِنْ یَدِہٖ اِحْدَاھُمَا فَیَبْدَأُ بِالْاُمِّ کَذَا فِیْ الْقُنْیَۃِ.(عالمگیری جلد چھارم صفحہ ۱۱۷)**

جب اولاد پر والدین کے حقوق کی رعایت مشکل ہو جائے اس طور پر کہ اگر ایک کے حق کی رعایت کرے گا تو دوسرے کو تکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ وہ حقوق کہ جن کا تعلق ادب وتعظیم سے ہے تو ان میں باپ کے حق کی رعایت کی جائے اور جن کا تعلق اطاعت وفرماں برداری اور حسن سلوک سے ہے ان میں ماں کی رعایت کی جائے جیسا کہ امام خیاطی سے ہے فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ اور علماء کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے خدمت میں ماں کو ترجیح دے اور ادب واحترام میں باپ کو مثلاً اگر کمرہ میں دونوں ایک ساتھ داخل ہوں تو باپ کی تعظیم کی نیت سے کھڑا ہو اور اگر ماں باپ دونوں پانی مانگیں تو پہلے ماں کو دے ایسا ہی قنیہ میں ہے۔

## والدین کے متعلق فقہی احکام

(۱) والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض ولازم ہے خصوصاً بڑھاپے کی صورت میں کیوں کہ بڑھاپے میں وہ خدمت واحسان کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں۔

(۲) اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو نوافل چھوڑ کر ان کی خدمت کرے۔

(۳) والدین کے حکم سے واجبات کو ترک نہیں کرسکتا۔

(۴) والدین کو ان کا نام لے کر نہ پکارے کیوں کہ یہ بات خلاف ادب ہے۔

(۵) ماں باپ سے اس طرح ادب سے بات کرے جس طرح ایک غلام اپنے آقا سے کرتا ہے۔
(۶) ان کے سامنے اف تک نہ کہو یعنی کوئی ایسی بات نہ کہے کہ جس سے انھیں تکلیف پہونچے۔
(۷) والدین کو کسی بات پر سختی سے جھڑکنا اور انھیں ڈانٹنا سخت حرام ہے۔
(۸) والدین کے ساتھ گفتگو کرنے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں ادب ملحوظ رکھے لہٰذا چلنے میں ان کے پیچھے رہے ان کے آگے نہ بڑھے۔
(۹) اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے۔
(۱۰) ان کو راضی اور خوش رکھنے کی کوشش کرے۔

## والدین کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کیسے کریں

اب تک جو کچھ بیان ہوا اس کا تعلق والدین کی زندگی سے تھا چوں کہ والدین کے اولاد پر بے پناہ احسانات ہوتے ہیں، غور فرمائیں کہ ایک بچہ کو والدین کتنی مشقتوں اور کتنی صعوبتوں کے بعد پروان چڑھاتے ہیں، پرورش کے لیے اپنا تن، من، دھن سب کچھ نچھاور کر دیتے ہیں، خود تکالیف برداشت کرتے ہیں لیکن اپنی اولاد کو زمانہ کے سرد و گرم سے بچاتے ہیں، یہ وہ سب احسانات ہیں کہ جن کا حق اولاد پوری زندگی خدمت کر کے بھی ادا نہیں کر سکتی، چنانچہ ایک مرتبہ پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایک راستے میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب بن جاتا میں اپنی والدہ کو اپنی گردن پر سوار کر کے حج کے لیے لے گیا ہوں، لہٰذا کیا میں اب اس کے حق سے بری ہو گیا ہوں کہ نہیں، آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

**لَعَلَّهٗ اَنْ یَّکُوْنَ بِطَلْقَةٍ وَاحِدَةٍ رواه الطبرانی.** (فتاویٰ رضویه ج/۹/ص ۱۹۵)

تیری پیدائش کے وقت درد کے جھٹکے تیری والدہ کو لگے ہیں شاید تیرا یہ فعل ان میں سے کسی ایک جھٹکے کا بدلہ بن جائے۔

آپ کے اس ارشاد گرامی سے بخوبی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر زندگی بھر کوئی شخص اپنے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



والدین کی خدمت کرے تب بھی وہ والدین کے حقوق سے سبکدوش نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد بھی والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین فرمائی گئی ہے لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انتقال کے بعد کوئی کیسے حسن سلوک کر سکتا ہے تو اس کا بھی جواب ہمیں بارگاہ نبوی سے مل جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

**بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلْمَةَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیْهِ شَیْءٌ بَعْدَ مَوْتِهِمَا اَبِرُّهُمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِمَوْتِهِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا.** (ابن ماجه صفحه ۲۶۱)

ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے کہ ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا والدین کی وفات کے بعد بھی کوئی ایسی صورت ہے کہ میں ان کے ساتھ نیک سلوک کر سکوں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں چار صورتیں ہیں۔ (۱) ماں باپ کے لیے دعائے استغفار (۲) ان کے عہد اور ان کی وصیتوں کو پورا کرنا (۳) باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں کی عزت کرنا (۴) جو رشتے دار والدین کی جانب سے ہوں نیک برتاؤ سے اس کو باقی رکھنا۔

فتاویٰ رضویہ میں بحوالہ ابن نجار ہے:

**نَعَمْ: اَرْبَعَةٌ اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا رَحِمَ لَکَ اِلَّا مِنْ قَبْلِهَا فَبِهٰذَا الَّذِیْ بَقِیَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهَا.** (فتاویٰ رضویه ج/۹/ص ۱۹۵)

یعنی جب آپ سے والدین کے انتقال کے بعد حسن سلوک کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا چار باتیں ہیں۔ (۱) ان کی نماز جنازہ اور ان کے لیے دعائے مغفرت (۲) ان کی وصیت نافذ کرنا (۳) ان کے دوستوں کی تعظیم و توقیر کرنا (۴) جو رشتہ صرف انھیں کی جانب سے ہو ایک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا، یہ وہ نیک سلوک ہیں کہ ان کی موت کے بعد بھی ان کے

ساتھ کرنا باقی ہے۔

## والدین کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا

والدین کے انتقال کے بعد اولاد کا یہ حق بنتا ہے کہ اگر اولاد استطاعت رکھتی ہو تو والدین کی طرف سے صدقہ وخیرات کریں، مدنی تاجدار رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

**اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْهَا عَنْ اَبَوَیْهِ فَیَکُوْنُ لَهُمَا اَجْرُهَا وَلاَ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا.** ((فتاویٰ رضویہ ج/۹/ص ۱۹۳/بحوالۂ طبرانی)

جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفلی صدقہ کرے تو اسے چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انھیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہیں گھٹے گا۔

## والدین کی طرف سے نفلی نماز اور نفلی روزہ

کوئی شخص جب حصول ثواب کے لیے نفلی نماز پڑھے یا نفلی روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے فوت شدہ والدین کی طرف سے بھی کچھ پڑھ لے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی زندگی میں اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا اب وہ انتقال فرما گیے تو اب حسن سلوک کی کیا صورت ہوگی آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

**اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ اَنْ تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلاَتِکَ وَتَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِیَامِکَ.** (ایضًا)

(والدین کی) موت کے بعد حسن سلوک کا ایک طریقہ یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لیے بھی روزہ رکھے۔

## ہر جمعہ کو والدین کی قبروں کی زیارت

والدین کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کم از کم جمعہ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



کے روز والدین کی قبروں پر جا کر ان کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَةٍ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ کُتِبَ بِرًّا** رواہ الترمذی فی النوادر. (فتاویٰ رضویہ ج/۹/ص ۱۹۴)

جو شخص اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا لکھا جائے۔

## والدین کی قبر پر سورۂ یٰسین پڑھنا

حسن سلوک کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہر جمعہ کو والدین کی قبر پر سورۂ یٰسین شریف پڑھے جیسا کہ پیارے آقا محبوب کبریا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

**مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ عِنْدَهٗ یٰسِیْنُ غُفِرَ لَهٗ.**

(فتاویٰ رضویہ ج/۹/ص ۱۹۴)

جو شخص جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر جائے اور اس کے پاس سورۂ یٰسین شریف پڑھے تو وہ شخص بخش دیا جائے۔

دوسری روایت میں ہے:

**''مَنْ زَارَ قَبْرِ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ عِنْدَهٗ یٰسٓ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ مِّنْهَا''.** (ایضًا)

جو شخص جمعہ کے دن اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر جائے اور اس کے پاس سورۂ یٰسین شریف پڑھے تو سورہ میں جتنے حروف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت فرمائے۔

# والدین کے لیے دعائے مغفرت

اولاد پر لازم ہے کہ وہ برابر اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں کہ اس سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں اور وہ خوشی سے سرشار ہوتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد میت کے درجات بلند ہوتے ہیں تو وہ حیرت سے پوچھتا ہے یہ کیسے ہوا؟ خدائے تعالیٰ کی جانب سے جواب دیا جاتا ہے کہ تمہاری اولاد نے تمہارے لیے دعائے مغفرت کیا ہے اور اللہ نے اسے قبول فرمالیا لہٰذا والدین کے لیے دعائے مغفرت یہ ان کے ساتھ حسن سلوک کا بہترین طریقہ ہے اس سلسلے میں ایک اور حدیث شریف حضرت ابو اسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِسۡتِغۡفَارُ الۡوَلَدِ لِاَبِیۡهِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ مِنَ الۡبِرِّ. (ایضًا)

والدین کی موت کے بعد اولاد کا ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا، ان کے ساتھ حسن سلوک کی ایک صورت ہے۔

# والدین کی طرف سے حج اور ان کی طرف سے قرض ادا کرنا

ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کے طریقوں میں سے حضور ﷺ نے ایک طریقہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان کی طرف سے حج کرے اور ان کے قرض کو ادا کرے چنانچہ دارقطنی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مَنۡ حَجَّ عَنۡ وَالِدَیۡهِ اَوۡ قَضٰی عَنۡهُمَا مَغۡرِمًا" جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے " بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ مَعَ الۡاَبۡرَارِ" روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹/ص ۱۹۳)

# افادات رضویہ

## بعد انتقال حقوق والدین کا اجمالی بیان:

(۱) بعد موت ان کے جنازے کی تجہیز، غسل، کفن اور نماز و دفن ہے یہ سب سے پہلا حق ہے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



اور یہ کام سنن و مستحبات کی رعایت کے ساتھ کیے جائیں۔

(۲) ان کے لیے ہمیشہ دعائے مغفرت و استغفار کرتے رہنا۔

(۳) حسب استطاعت صدقہ و خیرات اور اعمال صالحہ کا انھیں ثواب پہونچاتے رہنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزہ رکھنا۔

(۴) ان کے قرض کی ادائے گی کے لیے کوشش کرنا اگر اپنے پاس مال ہو تو اس میں سے ادا کرنا ورنہ عزیز و اقارب اور اپنے دوست و احباب و اہل خیر سے مدد لے کر ادا کرنا۔

(۵) ان کی طرف سے حج ادا کرنا عشر و زکوٰۃ ان پر باقی رہ گئی ہو تو اسے ادا کرنا نماز روزے رہ گیے ہوں تو ان کی طرف سے ان کا کفارہ ادا کرنا۔

(۶) انھوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہوں تو حتی الامکان ان کو نافذ کرنا۔

(۷) ہر جمعہ کو ان کے قبر کی زیارت کو جانا وہاں سورۂ یٰسین اتنی آواز میں پڑھنا کہ وہ سنیں اس کا ثواب ان کی روح کو پہونچانا راہ میں جب کبھی ان کی قبر پر آئے تو بے سلام و فاتحہ کے نہ گزرنا

(۸) ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کرنا افسوس کہ آج مسلمانوں نے یہ حق بالکل بھلا دیا ہے کہ والدین کی موت کے بعد ان کے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور نئے رشتہ داروں سے صرف میل جول رکھتے ہیں۔

مسلمانو! اس حق کا حد درجہ خیال رکھو کہ حدیث شریف میں اس کی تاکید فرمائی گئی ہے نیز تمہارے والدین کو اس بات سے قبر میں رنج و تکلیف پہونچتی ہے۔

(۹) کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر بدلہ میں اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوانا۔

(۱۰) اپنے آپ کو صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچانا کیوں کہ والدین کی موت کے بعد ان کی اولاد کے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں لہٰذا اپنی اولادوں کی نیکیاں دیکھ کر خوش اور برائیاں دیکھ کر رنجیدہ اور غم زدہ ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

تُعۡرَضُ الۡاَعۡمَالُ عَلَی الۡاٰبَاءِ وَالۡاُمَّهَاتِ یَوۡمَ الۡجُمُعَةِ فَیَفۡرَحُوۡنَ بِحَسَنَاتِهِمۡ وَ

تَزۡدَادُ وَجُوۡهُهُمۡ بَيَاضًا وَ اِشۡرَاقًا فَاتَّقُوۡا اللّٰهَ وَلاَ تُؤۡذُوۡا اَمۡوَاتَكُمۡ.((فتاویٰ رضویه جلد نهم صفحه ۱۹۳/۱۹۴/۱۹۵)

ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو (اولاد کے) اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کے چہروں کی صفائی اور تابش (رونق) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور انھیں اپنے گناہوں سے تکلیف نہ پہونچاؤ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے حقوق کی ادائے گی کے لیے تمام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے۔

## والدین کی نافرمانی اوران کے ساتھ بدسلوکی کا انجام

والدین کی اطاعت وفرمانبرداری اور خدمت گزاری پر قرآن واحادیث میں جہاں دنیاو آخرت کی بنیادی باتوں کوذکرفرمایا گیا ہے وہیں ان کی نافرمانی پرسخت وعیدیں بھی آئی ہیں حتیٰ کہ والدین کی نافرمانی کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نافرمانی قراردیا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

طَاعَةُ اللّٰهِ فِيۡ طَاعَةِ الۡوَالِدِ وَمَعۡصِيَةُ اللّٰهِ فِيۡ مَعۡصِيَةِ الۡوَالِدِ رَوَاهُ الطَّبۡرَانِيۡ .

(فتاویٰ رضویه جلد نهم صفحه ۵۸)

والد کی فرمانبرداری اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے اور والد کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

لہٰذا اب ہم ذیل میں ان احادیث کریمہ اور ان واقعات کو پیش کررہے ہیں کہ جن میں والدین کی نافرمانی پرسخت وعیدیں اوران کے دردناک انجام کاذکر ہے۔

## کلمہ پرقادرنہ ہونا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام طبرانی سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نزع کے عالم میں تھا اورلوگ اسے کلمہ کی تلقین کررہے تھے لیکن وہ کلمہ نہ پڑھ پارہا تھا فرمایا کہ کہہ "لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ "، اس نے عرض کی نہیں کہا جاتا، پھرمعلوم ہوا کہ اس کی ماں اس سے

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



ناراض ہے چنانچہ جب اس کی ماں کو راضی کیا گیا تب اس کی زبان پر کلمہ جاری ہوا۔(شرح الحقوق ص۴)

دوسری حدیث شریف میں ہے:

عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ اَبِيۡ اَوۡفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ ! اِنَّ هٰهُنَا غُلاَمًا قَدۡ اِحۡتَضَرَ فَيَقَالُ لَهٗ قُلۡ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَلاَ يَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ يَّقُوۡلَهَا فَقَالَ أَ لَيۡسَ كَانَ يَقُوۡلُهَا فِيۡ حَيَاتِهٖ ؟قَالُوۡا بَلٰى قَالَ فَمَا مَنَعَهٗ مِنۡهَا عِنۡدَ مَوۡتِهٖ؟فَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَهَضۡنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَى الۡغُلاَمَ فَقَالَ يَاغُلاَمُ قُلۡ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَلاَ اَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ اَقُوۡلَهَا قَالَ قَالَ حُقُوۡقُ وَالِدَتِيۡ قَالَ أَ حَيَّةٌ هِيَ قَالَ نَعَمۡ قَالَ اَرۡسِلُوۡا اِلَيۡهَا فَجَاءَتۡهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ أَ اِبۡنُكِ هُوَ قَالَ نَعَمۡ قَالَ أَرَأَيۡتَ لَوۡ اَنَّ نَارًا أَ حَجَبۡتُ فَقِيۡلَ لاَ فَاِنۡ لَمۡ تَشۡفِيۡ فِيۡهِ دَفَنَاهُ فِيۡ هٰذَا النَّارِ فَقَالَتۡ اِذًا كُنۡتُ اَشۡفَعُ لَهٗ قَالَ فَاشۡهَدِي اللّٰهُ وَاشۡهَدِيۡنَا بِاَنَّكِ قَدۡ رَضَيۡتِ عَنۡهُ فَقَالَتۡ قَدۡ رَضَيۡتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَاغُلاَمُ قُلۡ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ اَنۡقَذَهٗ بِيۡ مِنَ النَّارِ رواه الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان.

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! ایک شخص نزع کے عالم میں ہے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی جارہی ہے لیکن وہ پڑھ نہیں پارہا ہے آپ نے فرمایا کیا وہ اپنی زندگی میں پڑھتا تھا جواب دیا گیا ہاں! پڑھتا تھا، آپ نے فرمایا تو اب موت کے وقت کون سی چیز اسے کلمہ پڑھنے سے روک رہی ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھے یہاں تک کہ حضور ﷺ اس نوجوان کے پاس تشریف لائے اور اسے مخاطب کرکے فرمایا کہو"لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ" اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں نہیں پڑھ پارہا ہوں، آپ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا اپنی والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے، آپ

نے ارشاد فرمایا کیا وہ زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے حکم دیا کہ اسے بلایا جائے وہ خاتون
جب تشریف لائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ اس نے کہا ہاں! تب آپ نے
فرمایا تیری کیا رائے ہے اگر آگ بھڑکائی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو اس کی سفارش نہ
کرے تو ہم اسے آگ میں جھونک دیں تو اس عورت نے کہا تب تو میں ضرور سفارش
کروں گی، تب آپ نے اس عورت سے ارشاد فرمایا تو اللہ اور ہم کو گواہ بنالے کہ تو اس سے راضی
ہوگئی اس نے عرض کی الٰہی میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ کرتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی
ہوئی، اب حضور سید عالم ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا اے لڑکے کہہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ''، تو اس
لڑکے نے کہا '' لاالٰـه الا اللّٰـه '' تب آپ نے فرمایا شکر اس خدا کا کہ جس نے میرے وسیلہ
سے اس کو دوزخ سے بچایا۔

دیکھا آپ نے یہ ہے والدین کی نافرمانی کا انجام کہ جب تک ماں راضی نہ ہوئی کلمہ پڑھنے
پر قادر ہی نہ ہوسکا اب ایک اور حکایت ملاحظہ فرمائیں کہ ماں کی نافرمانی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ
کیسی دردناک سزا دیتا ہے۔

## ماں کی بددعا کا حیرت انگیز اثر

ایک بزرگ نے مکہ معظّمہ جانے کا ارادہ کیا ان کی ایک ماں تھیں جوان کو مکہ جانے پر خوش نہیں
تھیں، یہ بزرگ منت وسماجت کے باوجود انھیں راضی نہ کر سکے اور مکہ کے لیے روانہ ہوگیے ادھر
ان کی ماں نے بارگاہ الٰہی میں گریہ زاری کے ساتھ بددعا کی کہ پروردگار عالم میرے بیٹے نے
مجھے جدائی کی آگ میں جلا دیا ہے تو اس پر کوئی عذاب نازل فرمادے۔

یہ بزرگ رات کے وقت ایک شہر میں پہونچے تو عبادت کے لیے مسجد میں تشریف لے گیے
عجیب اتفاق اسی رات ایک چور کسی کے گھر میں داخل ہوا مالک مکان کو جب چور کے آنے کا علم
ہوا تو جلدی سے مسجد کی طرف بھاگا لوگوں نے اس کا پیچھا کیا وہ چور مسجد کے دروازے کے پاس
آکر غائب ہوگیا لوگ یہ سمجھ کر کہ وہ مسجد میں ہی گیا اندر چلے گیے وہاں دیکھا کہ یہی بزرگ

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے ہیں، انھیں پکڑ کر حاکم شہر کے پاس لے گیے، حاکم نے ان کے ہاتھ
پیر کاٹنے اور آنکھیں نکالنے کا حکم صادر کیا تو لوگوں نے ان کے ہاتھ، پیر کاٹ دیئے اور آنکھیں
نکال دیں اور شہر میں یہ اعلان کر دیا کہ یہ چور کی سزا ہے، ان بزرگ نے فرمایا ''لَا تَقُوْلُوْا
ذَالِکَ بَلْ قُوْلُوْا هٰذَاجَزَاءُ مَنْ قَصَدَ طَوَافَ مَکَّةَ بِلَا اِذْنِ اُمِّهٖ '' یہ مت کہو کہ یہ چور کی
سزا ہے بلکہ یہ کہو کہ یہ ماں کی اجازت کے بغیر طواف مکہ کا ارادہ کرنے والے کی سزا ہے۔

جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو بزرگ ہیں اور ان کے حال سے واقف ہوئے تو رونے لگے
اور انھیں ان کے عبادت خانہ کے پاس لاکر چھوڑ گیے، ان کا یہ حال ہے ادھر ان کی ماں اسی
عبادت خانہ کے اندر یہ دعا کر رہی تھیں '' یَارَبِّ اِنْ اِبْتَلَیْتَ اِبْنِیْ بِبَلَاءٍ اَعِدَّهٗ اِلَیَّ حَتّٰی
اَرَاهُ ''

اے پروردگار اگر تو نے میرے بیٹے کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے تو اسے میرے پاس
لوٹا دے تا کہ میں اسے دیکھ لوں۔

ماں تو اندر یہ دعا مانگ رہی تھی اور بیٹا دروازے پر یہ صدا دے رہا تھا کہ میں ایک بھوکا مسافر
ہوں مجھے کھانا کھلایئے (نہ بیٹا کو معلوم کی اپنے ہی دروازے پر صدا دے رہا ہے نہ ماں کو پتہ کہ یہ
بھوکا مسافر میرا ہی بیٹا ہے) ماں نے کہا دروازے کے پاس آجاؤ، مسافر نے کہا میرے پاس پیر
ہی نہیں ہے میں کیسے آؤں، ماں نے کہا ہاتھ بڑھاؤ، مسافر نے کہا میرے پاس ہاتھ بھی نہیں، ماں
اب تک انھیں پہچان نہ سکی تھی اس نے کہا اگر سامنے آکر تجھے کھانا کھلاؤں تو میرے اور تیرے
درمیان حرمت قائم ہوجائے گی، یہ بولے کہ آپ اس کا بھی اندیشہ نہ کریں میں نگاہوں سے محروم
ہوں تو ماں ایک روٹی اور کوزے میں ٹھنڈا پانی لے کر آئی اور اسے کھلایا، پلایا اور اسے پہچان نہ سکی
البتہ مسافر نے پہچان لیا اس نے اپنا چہرہ ماں کے قدموں پر رکھ کر عرض کیا ''اَنَا اِبْنُکِ
الْعَاصِیْ'' اب ماں پہچان گئی اور بیٹے کی یہ روح فرسا اذیت دیکھ کر سینے کے اندر اس کا دل ٹکڑے
ٹکڑے ہوگیا وہ بلک اٹھی اور زبان کی راہ سے اس کے دل کی یہ صدا بلند ہوئی '' یَارَبِّ اِذَا

كَانَتِ الْحَالَةُ كَذَا لِكَ فَاقْبِضْ رُوْحِیْ وَرُوْحَهٗ حَتّٰی لاَ یَریٰ النَّاسُ سَوَادَ وَجْهِنَا'

اے پروردگار جب حال اتنا برا ہوگیا تو میری اور میرے فرزند کی روح کو قبض فرمالے تاکہ لوگوں کے سامنے ہم اور روسیاہ وشرمندہ نہ ہوں۔ابھی یہ دعا پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ ماں اور بیٹے دونوں فوت ہوگیے۔(درۃ الناصحین)

## ماں کی نافرمانی کی وجہ سے گدھے کی آواز نکالنا

شرح الصدور بحوالۂ اصبہانی ہے:

اَخْرَجَ الْاَصْبَهَانِیُ فِیْ التَّرْغِیْبِ عَنِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ نَزَلْتُ مَرَّةً حَیًّا اِلیٰ جَانِبِ ذٰلِکَ الْحَیِّ مَقْبَرَةٌفَلَمَّا کَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِنْشَقَّ مِنْهَا قَبْرٌ فَخَرَجَ مِنْهُ رَجُلٌ رَأْسُهٗ رَأْسَ حِمَارٍ وَجَسَدُهٗ جَسَدَ اِنْسَانٍ فَنَهَقَ ثَلاَثَ نَهْقَاتٍ ثُمَّ اِنْطَبَقَ عَلَیْهِ الْقَبْرُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِیْلَ اِنَّهٗ کَانَ یَشْرَبُ الْخَمْرَ فَاِذَا رَاحَ تَقُوْلُ اُمُّهٗ اِتَّقِ اللّٰهَ یَاوَلَدِیْ فَیَقُوْلُ اَنْتِ تَنْهَقِیْنَ کَمَا یَنْهَقُ الْحِمَارُ فَمَاتَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَهُوَ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرِ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَیَنْهَقُ ثَلاَثَ نَهْقَاتٍ ثُمَّ یَنْطَبِقُ عَلَیْهِ الْقَبْرُ.

امام اصبہانی ترغیب میں حضرت عوام بن حوشب (متوفی ۱۴۸ھ) سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عوام کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک محلّہ میں تھا جس کے کنارے قبرستان واقع تھا،عصر کے وقت ایک قبر شق (پھٹی) ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا اس حالت میں کہ اس کا سر گدھے کی طرح تھا اور بقیہ جسم انسان کا تھا،اس نے گدھے کی طرح تین آوازیں نکالیں اور پھر قبر برابر ہوگئی،حضرت عوام بن حوشب فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ شخص شراب پی کر جب شام کو گھر آتا تو اس کی ماں اسے نصیحت کرتی اور اس سے کہتی اے بیٹے! خدا سے ڈر تو یہ شخص اپنی ماں کو جھڑک کر کہتا تو کیا گدھے کی طرح چلاتی رہتی ہے یہ شخص عصر کے وقت مرا تھا جب سے اب تک یہ حال ہے کہ ہر روز قبر پھٹتی ہے اور یہ اس میں سے باہر آکر گدھے کی طرح تین آوازیں نکال کر واپس قبر میں چلا جاتا ہے اور پھر قبر برابر ہوجاتی ہے،

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



(شرح الصدور صفحہ ۱۷۱)

اسی حکایت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے مولانا روم فرماتے ہیں:

پس حق حق سابق از مادر بود
ہر کہ آں حق را نداند خر بود

**ترجمہ**:۔حقوق اللہ کے بعد سب سے پہلا حق ماں کا ہے جو شخص اس حق کو نہ پہچانے وہ گدھا ہے۔

مسلمانو!اس حکایت کو بغور پڑھو اور لرز جاؤ کہ ماں کی نافرمانی اور اس کی شان میں گستاخی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے کیسا دردناک عذاب دیا ہے۔

## ماں باپ کا نافرمان جنت سے محروم رہے گا

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ لاَ یَدْ خُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُ لِوَالِدَیْهِ وَالدَّیُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ .(فتاویٰ رضویہ جلدنہم صفحہ ۵۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے (۱) والدین کا نافرمان (۲) دیّوث (۳) اور وہ عورت جو مردانہ وضع قطع اختیار کرے۔

## والدین کا نافرمان دنیا ہی میں سزا پاجاتا ہے

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَاشَاءَ اِلاَّ عَقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِیْ الْحَیَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ.(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۲۱)

تمام گناہوں میں اللہ تعالیٰ جسے چاہے بخش دیتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی وایذ ارسانی کو نہیں

بخشتا وہ اس نافرمانی کی سزا مرنے سے پہلے زندگی ہی میں دے دیتا ہے۔

## والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَلاَ اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ**

کیا میں تمھیں نہ بتادوں سب کبیرہ گناہوں سے سخت تر گناہ کیا ہے، کیا نہ بتادوں سب کبائر سے بدتر کیا ہے، کیا نہ بتادوں کہ کبیرہ گناہ سے شدید تر گناہ کیا ہے؟

صحابۂ کرام نے عرض کیا ارشاد ہو، تب آپ نے فرمایا:

**اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ "اِلیٰ آخِرِ الْحَدِیْثِ . (شرح الحقوق ص ۳۴)**

اللہ کا شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کو ستانا۔

## ماں باپ کا نافرمان ملعون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ. (فتاویٰ رضویہ جلد دھم صفحہ ۳۹۴)**

وہ ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے وہ ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے وہ ملعون ہے جو اپنے والدین کو ستائے۔

## والدین کے نافرمان کے لیے دعائے ہلاکت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ منبر کے قریب ہوجاؤ، ہم آپ کے قریب ہوئے، آپ نے منبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا اور فرمایا آمین، پھر دوسرے زینہ پر قدم رکھا اور فرمایا آمین، پھر تیسرے زینہ پر قدم رکھا اور فرمایا آمین، صحابۂ کرام نے تعجب کے ساتھ دریافت فرمایا کہ آج ہم نے حضور کے منبر

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



پر تشریف لے جاتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہ سنی تھی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جبریل تشریف لائے تھے انھوں نے یہ دعا کی کہ وہ شخص ہلاک ہوجائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی، اس پر میں نے کہا: آمین (یعنی وہ ہلاک ہوجائے) پھر جب میں نے دوسرے زینے پر قدم رکھا تو جبریل نے دعا کی کہ ہلاک ہو وہ شخص کہ جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، اس پر میں نے کہا: آمین (یعنی ایسا ہی ہو) پھر جب میں نے تیسرے زینے پر قدم رکھا تب جبریل نے دعا کی کہ وہ شخص ہلاک ہوجائے جو والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت نہ حاصل کرلے تو میں نے اس پر بھی آمین کہا۔

## والدین کے نافرمان کی عبادت مقبول نہیں ہوتی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**ثَلٰثَۃٌ لاَ یَقْبَلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْھُمْ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً عَاقٌ، مَنَّانٌ وَمُکَذِّبٌ بِقَدْرٍ .**

**(فتاوی رضویہ جلد نہم صفحہ ۵۸/ بحوالۂ ابن ابی عاصم)**

اللہ تعالیٰ تین شخصوں کا کوئی فرض اور کوئی نفل قبول نہیں فرماتا ہے (۱) والدین کا نافرمان (۲) صدقہ دے کر احسان جتانے والا (۳) ہر نیکی اور بدی کو تقدیر سے نہ جاننے والے کا۔

## والدین کا نافرمان ذلیل و رسوا ہوجاتا ہے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ ذلیل ہوجائے وہ ذلیل ہوجائے وہ ذلیل ہوجائے، صحابۂ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کون؟ فرمایا:

**مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلاَھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ .**

**(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۱۸)**

جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا پھر ان کی خدمت

کر کے جنت حاصل نہ کی۔

## ماں کی بدعا سے ایک عابد وزاہد پر زنا کی تہمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جریج راہب کے علاوہ کسی نے گود میں گفتگو نہیں کی، صحابۂ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! جریج کون تھا؟ ارشاد فرمایا کہ ایک راہب تھا جو اپنے گرجہ میں عبادت کیا کرتا تھا گرجہ میں اس کے ساتھ ایک چرواہا بھی پناہ گزیں تھا جو بکریاں چراتا تھا، ایک دن جریج کی ماں گرجہ میں اس وقت آئیں جبکہ جریج نماز میں مشغول تھا تو اس نے اپنے بیٹے کو آواز دی:

**قَالَتْ یَاجُرَیْجُ!قَالَ اَللّٰھُمَّ اُمِّیْ وَ صَلاَتِیْ فَقَالَتْ یَاجُرَیْجُ!قَالَ اَللّٰھُمَّ اُمِّیْ وَ صَلاَتِیْ قَالَتْ یَاجُرَیْجُ!قَالَ اَللّٰھُمَّ اُمِّیْ وَ صَلاَتِیْ قَالَ اَللّٰھُمَّ لاَ یَمُوْتُ جُرَیْجٌ حَتّٰی یَنْظُرَ وُجُوْہَ الْمَیَامِیْسِ وَکَانَتْ تَاوِیْ اِلٰی صَوْمِعَتِہٖ رَاعِیَّۃٌ تَرْیٰ الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِیْلَ لَھَا مِمَّنْ ھٰذَاالْوَلَدُ قَالَتْ جُرَیْجٌ نَزَلَ مِنْ صَوْمِعَتِہٖ قَالَ جُرَیْجٌ اَیْنَ ھٰذِہٖ الَّتِیْ تَزْعَمُ عَنْ وَلَدِھَا نِیْ قَالَ یَابَابُوْسُ!مَنْ اَبُوْکَ؟قَالَ قَالَ رَاعِیُ الْغَنَمِ. (بخاری باب اذا دعت الام ولدھا فی الصلوٰۃ جلد اوّل صفحہ ۱۶۱/مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۳۱۳/۱۴ باب تقدیم برالوالدین علیٰ التطوع بالصلوٰۃ وغیرھا )**

اے جریج! جریج نے دل میں سوچا ادھر ماں نے آواز دی مگر میں نماز میں ہوں لہٰذا یہ سوچ کر اس نے نماز جاری رکھی، دوسری مرتبہ پھر اس نے آواز دی اس نے سوچا میں تو نماز میں ہوں اور میری والدہ مجھے پکار رہی ہے لہٰذا اس نے نماز بدستور جاری رکھی، تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا تو اس کی ماں نے کوئی جواب نہ پا کر غصہ میں یہ بددعا دے ڈالی کہ اے اللہ! جریج اس وقت تک نہ مرے جب تک کہ بدکار عورتوں کا چہرہ نہ دیکھ لے (یعنی ان کی طرف سے تہمت کا شکار نہ ہو جائے ) اتفاق سے اس کے گرجہ میں ایک عورت جو بکریاں چراتی تھی اس وقت پناہ گزیں تھی اس نے ایک بچہ کو جنم دیا تو لوگوں نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے؟ اس نے جواب دیا جریج راہب کا (ایک روایت

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



میں ہے کہ لوگوں نے یہ سن کر راہب کو مارا اور اس کا گرجہ ڈھا دیا پھر اسے پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں لائے تو وہ مسکراتا ہوا وہاں آیا) بہر حال جب وہ اپنے گرجہ سے اترا تو لوگوں سے پوچھا وہ بچہ اور عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس کا بچہ میرا ہے، پھر جریج اس بچہ کے پاس آیا اور کہا اے بابو! (اے چھوٹے بچے) تیرا باپ کون ہے؟ اس بچہ نے کہا چرواہا، اس کے بعد لوگوں نے اس سے معافی مانگی تو جریج نے کہا یہ تو ہونا ہی تھا کیوں کہ میری والدہ کی بددعا تھی۔

مسلمانو! غور کرو کہ والدین کی نافرمانی کا وبال کیسا ہوتا ہے لیکن افسوس آج یہ عام رواج ہو چکا ہے، ہمارے نوجوان شادی ہوتے ہی والدین کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں، ان کی خدمت تو درکنار انھیں مارنے، پیٹنے اور انھیں گالیاں دینے سے بھی گریز نہیں کرتے، آہ مسلمانو! تمھیں کیا ہو گیا ہے، کیا تمھیں اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہونا ہے، کیا تمھیں قبر کی کوٹھری میں جا کر نہیں سونا ہے، کیا تم ہمیشہ اس فانی دنیا میں رہو گے۔

مسلمانو! جہنم کے دہکتے ہوئے انگاروں سے ڈرو کہ جس کا ایندھن انسان اور پتھر بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کے حقوق کی ادائے گی ان کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی نافرمانی کے وبال سے محفوظ رکھے۔ **آمین بجاہ النبی سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین**

العبد الفقیر الیٰ ربہ القدیر
محمد نظام الدین قادری، برکاتی، رضوی عفی عنہٗ

## مصنف کا مختصر تعارف

# نگہ بلند، سخن دل نواز، جان پرسوز............

**ازقلم: مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی**

دامن انسانیت کسی بھی دور میں عبقری اور انقلاب آفرین شخصیات سے خالی نہیں رہا۔اس کے ہر شعبۂ زندگی میں شخصیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ قومی وملی زندگی میں پیش آنے والے مختلف قسم کے بگاڑ کی اصلاح کا کام لیتا ہے۔حضور خطیب البراہین کی شخصیت بھی برصغیر ہندو پاک کی ان نامور شخصیات میں سے ایک ہے جن کی زندگی حیات ملی کا ایک مستقل باب اور جن کی سیرت وکردار درس وتدریس سے وابستہ اساتذہ اور میدان خطابت کے شہسواروں کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ء کو تپہ اجیار کے مشہور ومعروف گاؤں اگیا میں ہوئی۔والدہ عابدہ زاہدہ تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ساتھ دلائل الخیرات کی تلاوت کی پابند تھیں۔تہجد گزار والدہ کی دعاے سحر گاہی کا مظہر بن کر آپ کی شخصیت جلوہ افروز ہوئی۔آپ بچپن ہی سے متبع شریعت رہے۔ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ فارسی کی چند ابتدائی کتابیں آپ نے دارالعلوم تدریس الاسلام میں حاصل کی پھر ۱۹۴۷ء میں اپنے دوساتھیوں کے ساتھ مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ میرٹھ کا رخ کیا۔وہاں پر سال بھر اپنے روحانی مربی حضرت علامہ حاجی مبین الدین محدث امروہوی اور امام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی سے اکتساب فیض کرتے رہے پھر ۱۹۴۸ء میں ملک کی عظیم دانش گاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں داخلہ لیا اور اساتذہ اشرفیہ بالخصوص حضور حافظ ملت کی درسگاہ سے علم کی لازوال نعمتوں کو حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۵۲ء میں حضور حافظ ملت اور دیگر علما ومشائخ نے آپ کے سر پر دستار فضیلت باندھ کر خدمت

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



دین متین کی ذمہ داریوں پر مامور کیا۔آپ نے ان ذمہ داریوں کو کچھ اس طرح نبھائی کہ آج دنیا آپ کو خطیب البراہین، محدث بستوی، محی السنہ، مفتی صاحب اور صوفی صاحب جیسے مہتم بالشان القابات سے یاد کررہی ہے۔

الجامعۃ الاشرفیہ سے فراغت کے بعد بچوں کو تعلیم دے کر عالم بنانا اور جلسوں میں تقریر کے ذریعہ قوم مسلم کے فکر افکار ونظریات کے اصلاح کو اپنا محبوب ترین مشغلہ بنایا۔آپ کی ذات نے جہاں ایک طرف اساتذہ، مفکرین، ادبا اور دانشوروں کی ایک عظیم دستہ قوم کو عطا کیا وہیں پر اپنی تقریر وتحریر کے ذریعہ دشمنان اسلام کو دعوت فکر دیتے رہے۔آپ کے اس مجاہدانہ کردار کو دیکھ کر خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے سجادہ نشین حضور احسن العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو خلافت سے نوازا۔

آپ نے مختلف وقتوں میں دارالعلوم فیض الاسلام قصبہ مہنداول ضلع سنت کبیر نگر، دارالعلوم شاہ عالم احمد آباد گجرات، دارالعلوم فضل رحمانیہ پچپڑوا میں مسند تدریس کے شہنشاہ بنے رہے اور سب سے آخر میں آپ نے دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا کا انتخاب کیا اور پھر وہیں کے ہوکر رہ گیے۔ جہاں پر آپ ۲۰۰۹ء تک طالبان علوم نبویہ کو درس بخاری دیتے رہے۔فی الوقت جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی میں فیوض وبرکات تقسیم فرمارہے ہیں۔

آپ زمانہ طالب علمی ہی سے نہایت ہی پرہیزگار اور تقوی شعار رہے۔آپ کے تقوی شعاری کا عالم یہ تھا کہ آپ کے ساتھی آپ کو صوفی صاحب کہنے لگے۔اس کی شکایت جب آپ نے بارگاہ حافظ ملت میں کی تو حافظ ملت نے ارشاد فرمایا! جی ہاں ہم بھی آپ کو صوفی صاحب کہتے ہیں۔آپ صوفی صاحب ہیں اسی لیے تو لوگ آپ کو صوفی صاحب کہتے ہیں۔

اس مرد حق شناس کے منھ سے نکلے ہوئے جملے بارگاہ رب العزت میں اس قدر مقبول ہوئے کہ آج دنیا آپ کو صوفی صاحب ہی کے خطاب سے جانتی پہچانتی ہے۔آپ نے اصلاح معاشرہ کے لیے مختلف موضوعات پر مضامین تحریر کیے جو مختلف رسالوں میں شائع ہوکر مقبول انام ہوئے

۔دلائل وبراہین سے لبریز آپ کے مضامین اصلاح معاشرہ کے موضوع پر بہت اہمیت رکھتے ہیں۔آپ کے چند مضامین کو کتابی شکل دے کر دارالقلم لہرولی بازار سنت کبیر نگر سے شائع بھی کیا گیا ہے اور آنے والے وقتوں میں مزید پڑے ہوئے مضامین کو کتاب کی شکل میں شائع کیے جانے کی تیاری کی جارہی ہے تا کہ ایک عالم دین کی فکر کو عوام تک پہنچایا جا سکے۔

**آپ کی وہ تصانیف جو دارالقلم سے شائع ہوچکی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔**

(۱) داڑھی کی اہمیت (۲) کھانے پینے کا اسلامی طریقہ (۳) برکات مسواک (۴) اختیارات امام النبیین (۵) فلسفہ قربانی (۶) برکات روزہ (۷) حقوق والدین (۸) فضائل مدینہ (۹) فضائل تلاوت قرآن مبیں (۱۰) فضائل درود (۱۱) خطبات خطیب البراہین آپ کی شخصیت پر شائع ہونے والی کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔(۱) دو عظیم شخصیتیں (۲) خطیب البراہین ایک منفرد المثال شخصیت (۳) آئینہ محدث بستوی (۴) خطیب البراہین اپنے خطبات کے آئینے میں (۵) خطیب البراہین آئینہ اشعار میں (۶) محدث بستوی سنت رسول کے آئینے میں (۷) خطیب البراہین کی محدثانہ بصیرت۔

میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ حضور ﷺ کے صدقے آپ کی عمر دراز فرمائے اور آپ کا سایۂ کرم ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے آمین۔

☆☆☆

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



# محدث بستوی ریسرچ سینٹر اینڈ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

فتنوں کے اس نازک دور میں جب کہ ہر طرف اسلام اور مسلمانان عالم پر یلغار کی جارہی ہے، اسلام دشمن عناصر جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے اسلامی تعلیمات کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کر رہے ہیں قسم قسم کے داخلی وخارجی فتنوں کا ایک سیل رواں ہے جو رکتا ہوا نظر نہیں آتا، ایسے نازک دور میں ملت اسلامیہ کرب واضطراب کے ساتھ مخلص افراد کی متلاشی ہے اور اس کو ایسے بافیض متدین علما کی اشد ضرورت ہے جو عالمانہ بصیرت رکھتے ہوں، جن کے علم میں گہرائی ہو، جو دشمنوں کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر انہیں چیلنج کر سکتے ہوں۔

مذکورہ اسباب وعوامل کے ساتھ عالمی منظر نامہ پر رونما ہونے والی برق رفتار تبدیلیوں نے حضرت حبیب العلما صاحب قبلہ کو ایسے ادارہ کی تاسیس پر آمادہ کیا جس سے عصری چیلنجوں کا سد باب کیا جا سکے۔ان شاء اللہ العزیز عن قریب ہی محدث بستوی ریسرچ سینٹر اینڈ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آنے والا ہے جس میں مدارس عربیہ کے فارغین طلبا کو کہنہ مشق اور ذی صلاحیت علما و محققین کی تربیت میں ریسرچ کرنے اور ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔

اپیل: مذکورہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حبیب العلما کے قدم سے قدم ملا کر شانہ بشانہ چلیں اور حضور پیر طریقت صاحب قبلہ کے مشن کو فروغ دینے کے لیے تیار رہیں، آل انڈیا بزم نظامی کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے اس کا دل کھول کر مالی تعاون فرمائیں اور اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے مفید مشوروں سے نوازیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے اور ہر طرح کی ترقیات سے سرفراز کرے۔آمین

# تعارف آل انڈیا بزم نظامی

رمضان المبارک ۲۰۰۹ء کے پُر بہار موقع پر شہزادۂ خطیب البراہین پیر طریقت حضرت علامہ الحاج محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ نے حضور خطیب البراہین حضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں ملک کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور اصلاح معاشرہ، تزکیہ نفس، اصلاح فکر و اعتقاد نیز امتیاز حق و باطل کے لیے ایک ملک گیر تحریک آل انڈیا بزم نظامی قائم فرمایا۔ جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) مسلک امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تبلیغ کرنا، نیز بد مذہبوں اور گمراہوں سے مسلمانوں کو بچانا۔

(۲) مسلم معاشرہ کو ایمانی، دینی، اخلاقی، سماجی اور انسانی قدروں سے آراستہ کرنے کے لیے اصلاح معاشرہ کی مہم چلانا خاص طور پر پست حال دیہی و شہری مسلم آبادیوں میں اس کے لیے تربیتی کیمپ لگانا اور کانفرنس منعقد کرنا۔

(۳) غریب مسلم طلباء و طالبات کے لیے وظائف کا انتظام کرنا اور اعلیٰ تعلیم کے لیے ان کی اعانت اور رہنمائی کرنا۔

(۴) بیواؤں، یتیموں، مسکینوں کو مالی امداد دینا، بیواؤں کے زیر تعلیم بچوں اور بچیوں کے لیے تعلیمی وظائف اسکیم چلانا، قدرتی آفت اور حادثات سے متاثرین کو وقتی امداد فراہم کرنا، جسمانی طور پر معذور انسانوں اور جان لیوا بیماریوں میں مبتلا غریب مریضوں کو طبی امداد دینا۔

(۵) ملت کے افراد میں اجتماعیت، اتحاد اور حوصلہ و خود اعتمادی پیدا کرنا، مسلمانوں کی ہمہ جہت ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے منصوبے اور عملی خاکہ تیار کرنا اور ان کو عملی جامہ پہنانے کی سعی کرنا۔

(۶) دانشوروں، نوجوانوں اور متمول لوگوں کو ملک بھر میں رضا کار بنا کر مذہب و مشرب کی

www.izharunnabi.wordpress.com
www.ataunnabi.blogspot.com



تبلیغ و اشاعت کے ساتھ بیوہ، یتیم، لاوارث غریب اور دیگر مستحقین کی اعانت کے لیے فنڈ قائم کرنا اور ہر ممکن ذرائع و اثر و رسوخ کا استعمال کرنا۔

(۷) خطیب البراہین شیخ طریقت حضرت علامہ مفتی صوفی محمد نظام الدین صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی یادگار باقی رکھنے کے لیے ایسے اداروں کا قیام جس میں مسلم طلبہ و طالبات کے لیے اسلامی علوم و فنون اور پیشہ وارانہ دیگر جائز تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کرنا اور معیاری لائبریری محدث بستوی ریسرچ سینٹر کا اہتمام جس میں ملک و ملت اور سواد اعظم اہل سنت و جماعت کی ضروریات کے مطابق تصنیف و تالیف اور نشر و اشاعت کے ضروری اشیاء و وسائل کا انتظام کرنا۔

(۸) ملک و بیرون ملک میں پھیلے ہوئے سلسلۂ نظامیہ کے افراد کے درمیان باہمی خیر سگالی اور برادرانہ تعلقات کو مستحکم کرنا اور ان میں باہمی اعتماد اور یکجہتی کو فروغ دینا۔

**خط و کتابت کا پتہ**

**آل انڈیا بزم نظامی رجسٹرڈ**

ہیڈ آفس نظامی مارکیٹ لہرولی بازار، ضلع سنت کبیر نگر (یوپی) پن کوڈ 272125

موبائل نمبر 09415672306/09450570152

**چیک یا ڈرافٹ بنام**

ALL INDIA BAZME NIZAMI
A/C. NO. S.B.I. 31182648690
BANK CODE NO. 09303

## دارالقلم کی مطبوعات

# DARUL QALAM

Nizami Market, Lohrauli Bazar,
Post Hatwa, Distt. S.K.Nagar-272125 (U.P.)
Mobile No.:09450570152,9415672306

Rs./-